Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ: 14

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

10 محرم 1422 ہجری 5 شہادت 1380 ہش 5 اپریل 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 31 مارچ (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور قرآن و حدیث کی روشنی میں احباب جماعت کو اخلاقِ فاضلہ پر قائم رہنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

......ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام......

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دُنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ دُنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دُنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دُنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ جو شخص مجھے بُرا کہتا ہے یا لعن طعن کرتا ہے اس کے عوض میں کسی برگزیدہ اور محبوب الٰہی کی نسبت شوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت معصیت ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم مطبوعہ لندن 1986ء صفحہ: 546-545)

درحقیقت اخلاق سے ہی دنیا کے دل جیتے جا سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ جس نے کثرت سے پھیلنا ہے اسکا فرض ہے کہ اخلاق کے ساتھ دلوں پر حکومت کرے نہ کہ ظاہری حکومت کی تمنا رکھے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ /مارچ ۲۰۰۱ء

قادیان ۲۲/مارچ آج حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ فلق کی تلاوت فرمائی اور اسکا سادہ ترجمہ بیان فرمایا سورۃ کی تفسیر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

اس سورۃ میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ ان چیزوں کے شر سے جو تو نے پیدا کی ہیں سب سے پہلے اس بات پر غور ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے تو کوئی شر نہیں پیدا کیا پھر انکے شر سے کیسے پناہ مانگتے ہیں جو خدا نے پیدا فرمائی ہیں فرمایا درحقیقت اللہ تعالیٰ نے ہر چیز بھلائی کے لئے پیدا کی ہے اسکے فقدان کا نام شر ہے جیسے سایہ اپنی ذات میں کوئی حقیقت نہیں ہے ہاں جب روشنی کے اور انسان کے سائے کے درمیان میں انسان کا کالم کھڑا ہو جاتا ہے تو روشنی کے فقدان کا نام شر ہے جیسے سائے کا نام شر ہوتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے تو ہر چیز ہی نوع انسان کی بھلائی کے لئے پیدا فرمائی ہے شر اس بھلائی سے فائدہ نہ اٹھانے کا نام ہے۔ اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب وہ چھا چکا ہو اس سے مراد ایسی راتیں ہیں جب انسان کو کچھ سجھائی نہیں دیتا اور پورا ایک رات کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ ایک اندھیرے کا عالم جسکے نتیجہ میں انسان کو سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں ملتا۔ پس انسان کے لئے براہ راست بعض دفعہ ایسے مواقع آتے ہیں جبکہ ہدایت کا سورج چھپ جاتا ہے اور اندھیرا چھا جاتا ہے خصوصاً اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے اس اندھیرے کے شر سے بچنے کی دعا سکھائی ہے۔ اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے گرہوں میں پھونکنے والیاں کون ہیں؟ فرمایا ایسی قومیں ہیں جو ڈیوائیڈ اینڈ رول (Devide and rool) پر ایمان رکھتی ہیں تمام دنیا میں ان کا یہی حال ہے جہاں بھی انہوں نے ملکوں اور نو آبادیات پر حکومت کی ہے وہاں بنیادی اصول ان کا یہی رہا ہے کہ ڈیوائیڈ اینڈ رول تو جو گرہوں میں پھونکنے والیاں ہیں وہ یہی قومیں ہیں جو انسان کو انسان سے لڑاتی اور طاقتور سے طاقتور ملکوں کو بھی زیر نگیں کر لیتی ہیں اسلئے کہ انکی طاقت کو آپس میں لڑا دیتی ہیں پھر حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے ایک انسان فطرتاً حاسد ہو سکتا ہے لیکن اگر کوئی اسکا دشمن نیچے گر رہا ہو اسکو حسد نہیں ہوگا۔ حسد ہمیشہ اس وقت کرے گا جب وہ ترقی کر رہا ہو۔ تو من شر حاسد اذا حسد میں اس بات کی پیشگوئی ہے کہ اسلام ترقی کرتا چلا جائے گا اور جب ترقی کرے گا تو دوسرے کو حسد پیدا ہوگا۔ اور جس وقت حسد پیدا ہوگا اس وقت اسکے شر سے پناہ مانگے جس وقت حسد پیدا ہوگا اس کے شر سے پناہ مانگو میں یہ پیشگوئی ہے کہ تمہیں ہمیشہ کے لئے ترقی کی راہ پر آگے بڑھنا ہے۔ اور دشمن کے لئے ہمیشہ حسد کے مواقع پیدا ہوتے رہیں گے۔

اس سورۃ کی تلاوت اور مختصر تشریح کے بعد حضور نے حسد کے متعلق بعض احادیث بیان

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خطرناک صحافتی بددیانتی!

گزشتہ سال ماہ دسمبر میں بعض شرانگیزوں کی طرف سے پاکستانی اخبارات ''نوائے وقت'' ''خبریں اور ''دن'' وغیرہ میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کچھ خبریں صوبہ سندھ کے ایک چھوٹے سے قصبہ ''ڈگری'' کے حوالے سے شائع کی گئی تھیں گویا اس قصبہ میں کوئی بہت بڑی انٹیلی جنس ایجنسی ہے جس نے ان اخبارات کو وہ مصدقہ خبریں عطا کی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جھوٹ بولنے والوں کی عقلیں بھی مسخ ہو جاتی ہیں انہیں اگر جھوٹ گھڑنا ہی تھا تو پاکستان کے کسی بڑے شہر کا حوالہ دے لیتے۔ بہر حال جو خبریں بنائی گئیں ان کا ماحصل یہ تھا کہ:

☆ -احمدی الگ ریاست بنا رہے ہیں۔

☆ -اس ریاست کا نام ''البحت'' ہوگا اور کسی نے لکھا ''احمدستان'' ہوگا۔

☆ -اس ریاست میں پاکستان کے شہر شکر گڑھ سیالکوٹ کے علاوہ کشمیر اور قادیان بھی شامل ہوں گے۔

☆ -یہ لکھا گیا کہ اس مقصد کی تکمیل کیلئے مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے **ایک نورُکنی کمیٹی** بھی تشکیل دے دی ہے۔

مذکورہ عنوانات پر مزید جھوٹ کے غلاف چڑھا کر ان خبروں کو پاکستان کے مختلف اخبارات میں ماہ دسمبر ۲۰۰۰ء **سے اچھالا جانے لگا**۔ پاکستانی اخبارات کی ان خبروں کو ایک چٹپٹا مسالہ سمجھ کر وطن عزیز کے بعض اُردو اخبارات نے **پاکستانی اخبارات** کے حوالہ سے شائع کرنا شروع کر دیا۔ بس پھر کیا تھا ہندوستانی شرپسندوں اور کٹر ملاؤں کو ایک اچھا ایشوع ہاتھ لگ گیا چنانچہ انہوں نے بھی احمدیت کی اندھی مخالفت میں نہ صرف ان جھوٹی خبروں کی اشاعت شروع کر دی بلکہ ''حقیقت افروز'' اداریے اور مضامین بھی قلمبند کرنے شروع کر دئے گویا حکومت کو آنے والے ''قادیانی خطرہ'' سے آگاہ کیا جا رہا ہے۔ اور جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے احسان فراموش حاسد بھائیوں نے ان کے چھوٹے بھائی پر چوری کا الزام لگاتے ہوئے کہا تھا کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں اس کا بھائی یوسف بھی اس سے پہلے چوریاں کرتا رہا ہے۔ انہوں نے اپنی طرف سے گھڑ گھڑ کر ماضی میں بھی احمدیوں کی ملک دشمنی کی جھوٹی کہانیاں لکھنی شروع کر دیں۔

ان خبروں کے پیدا کرنے سے پاکستان کے شرپسندوں کا تو یہ منصوبہ تھا کہ اس کے ذریعہ وہ پاکستان میں پھر سے معصوم احمدیوں کے خلاف ظلم و ستم کی نئی راہیں ہموار کریں لیکن ہندوستان میں ان کے پیروکار چاہتے تھے کہ یہاں پر بھی وہ جھوٹ کے ذریعہ اگر انتظامیہ کیلئے کچھ دردسر بن سکیں تو شائد وہ اپنے فرائض منصبی میں سے کسی قدر ادا کر سکیں گے۔

شرارتوں کا یہ سلسلہ جب زور پکڑنے لگا تو جماعت احمدیہ پاکستان نے اس پر سخت احتجاج کیا اس پر پاکستانی **اخبارات** نے ان گھڑی ہوئی خبروں کی تردید شائع کر دی۔ حالانکہ اگر یہ خبریں ایسی مصدقہ تھیں جو گہری چھان بین کے بعد شائع کی گئی تھیں (کیونکہ ان کا تعلق پاکستانی سلامتی سے تھا) تو پھر اُن کی تردید کا کوئی جواز ہی نہیں بنتا تھا۔ اور اگر یہ خبریں جن کا تعلق ملکی سلامتی سے تھا بلا ثبوت شائع کر دی گئی تھیں تو پھر ان اخبارات کے صحافتی معیار کا کیا کہنا! سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

اسی موقع پر جماعت احمدیہ پاکستان کی طرف سے پاکستانی اخبارات کیلئے جو پریس ریلیز شائع کی گئی وہ ذیل میں من و عن شائع کی جا رہی ہے۔

پریس ریلیز

پاکستان میں قادیانی ریاست کے قیام کے منصوبہ کی خبریں جماعت احمدیہ کے خلاف بے بنیاد اور شرانگیز پروپیگنڈہ ہے

10 قیمتی جانوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنانے کے بعد اب مخالفین جماعت احمدیہ کو صحافتی دہشت گردی کا نشانہ بنانے کے منصوبہ پر کام کر رہے ہیں۔ (ترجمان جماعت احمدیہ)

ربوہ (پ ر) پاکستان میں قادیانی ریاست کے قیام کے منصوبہ کے حوالے سے شائع ہونے والی خبریں جماعت احمدیہ کے خلاف بے بنیاد اور شرانگیز پروپیگنڈہ ہے یہ بات ترجمان جماعت احمدیہ ملک خالد مسعود نے اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کی تردید میں کہی جس میں یہ بے بنیاد اور من گھڑت پروپیگنڈہ کیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ ملک کے اندر کسی الگ ریاست بنانے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق 10 قیمتی جانوں کے ضیاع کے بعد اب مخالفین جماعت احمدیہ کو صحافتی دہشت گردی کا نشانہ بنانے کے منصوبہ پر کام کر رہے ہیں اور بغیر تحقیق کے جماعت احمدیہ کے خلاف خبر شائع کرنا ایک فیشن بن چکا ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ یہ جو بے سروپا اور من گھڑت خبر کسی نیوز ایجنسی کے حوالے سے شائع ہو رہی ہے نہ تو اس کا کوئی ثبوت پیش کیا گیا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی کوئی صداقت ہے صحافتی دیانتداری کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس کی تحقیق کی جاتی اس کا کوئی ثبوت پیش کیا جاتا۔ ایک بے بنیاد اور خود ساختہ خبر کسی نیوز ایجنسی نے پھیلا دی اور اخبارات نے بغیر تحقیق کے اس کو شہ سرخیوں کی زینت بنا دیا اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ نوائے وقت جیسے موقر اخبار نے بغیر تحقیق اور کسی ثبوت کے اس پر اداریہ بھی لکھ مارا۔ جس میں جماعت کے خلاف ایک بے بنیاد مفروضہ کی بناء پر سخت الفاظ کا استعمال کیا گیا اور اس خبر کے سچے ہونے کا کوئی ثبوت پیش کرنے کی بجائے اس کو کسی نیوز ایجنسی کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ صحافتی دیانتداری کے کیا یہی تقاضے ہیں کہ کسی جماعت کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کیا جائے۔ اور اس کے خلاف جھوٹی خبروں کو پھیلایا جائے۔

ترجمان جماعت احمدیہ ملک خالد مسعود صاحب نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے تحریک پاکستان میں قائداعظم کے شانہ بشانہ کام کیا ہے۔ اور ہمیشہ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں احمدیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے احمدی اس کی ترقی اور حفاظت کے لئے آئندہ بھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اس ملک کی طرف چلایا جانے والا ہر تیر احمدی اپنے سینوں پر لیں گے۔

ترجمان جماعت احمدیہ کے مطابق اس طرح کی خبریں وہ جماعتیں پھیلا رہی ہیں جو قیام پاکستان کی مخالف تھیں اور اب استحکام پاکستان کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور اخبارات کو چاہئے کہ تحقیق کے بعد خبریں شائع کیا کریں۔

(ملک خالد مسعود، ترجمان جماعت احمدیہ)

اس پریس ریلیز کو پاکستان کے کئی معروف اخبارات نے اپنی ۶ر دسمبر ۲۰۰۰ء کے شمارہ میں شائع کیا ان میں روزنامہ نوائے وقت لاہور، روزنامہ جرأت لاہور، مظفر آباد، راولپنڈی، ''روزنامہ خبریں'' وغیرہ شامل ہیں۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ مذکورہ پراپیگنڈہ اور پھر اسکی تردید پاکستانی اخبارات میں ۶ر دسمبر ۲۰۰۰ء تک شائع ہو چکے تھے باوجود اس کے ہندوستان کے بعض کٹر اخبارات نے اس تردید کو تو چھوڑ دیا لیکن شرانگیز پراپیگنڈہ کو بہت شوق سے شائع کر دیا۔ اسکو صحافتی بددیانتی کی ایک گھناؤنی اور بدترین مثال کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی خودغرض صحافت کے خطرات سے ہر پُرامن شہری کو محض اپنے فضل سے محفوظ رکھے آمین۔ (منیر احمد خادم)

ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) کے زیر انتظام
افریقہ میں خدمت انسانیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیومینیٹی فرسٹ کو دنیا کے مختلف ممالک میں دکھی انسانیت کے دکھوں کو دور کرنے اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے سلسلہ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں دسمبر ۲۰۰۰ء میں ہیومینیٹی فرسٹ کے زیر انتظام ایک کنٹینر گنی بساؤ (Guine Bissau) (مغربی افریقہ) کے ضرورتمندوں کے لئے بھجوایا گیا ہے جس میں ساڑھے پانچ ٹن چاول، مختلف سائز کے ہزاروں نئے اور پرانے کپڑے اور ایک سو سے زائد گھروں کی چھتوں کی تعمیر کے لئے لوہے کی چادریں (چودہ ٹن وزنی) شامل ہیں۔

اسی طرح عید الفطر کے موقع پر افریقہ کے دو سو غریب گھرانوں کے لئے ایک ماہ کی خوراک مہیا کی گئی۔ اس کے علاوہ نئے عیسوی سال کے موقع پر کینیا میں مختلف جگہوں پر آنکھوں کے علاج کے لئے فری کیمپس میں آپریشن کی سہولت بھی حاصل ہوگی۔

احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری خدمت انسانیت کی کوششوں کو قبول فرمائے اور ہمیں دکھی انسانیت کی مقبول خدمت کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔

اگر آپ بھی اس سلسلہ میں کسی قسم کے عطیہ جات پیش کرنا چاہتے ہیں یا مزید معلومات کے خواہاں ہیں تو حسب ذیل پتہ پر رابطہ کریں:

Seyed Ahmad yahya
Humanity First
6 Hardwicks Way. London SW18 4AJ

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
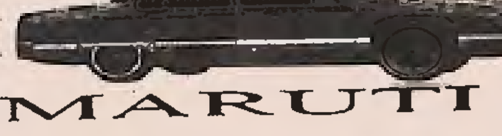
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی چھوٹے سے فرمان کو بھی ماضی کی نصیحت سمجھ کر نظرانداز نہیں کرنا چاہئے

تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان۔ گزشتہ سال میں ۷ انئے ممالک چندہ تحریک جدید کے نظام میں شامل ہوئے۔ مجاہدین تحریک جدید کی تعداد تین لاکھ دس ہزار سے تجاوز کر چکی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۸ر دسمبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۸ر فتح ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ. وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾-

(آل عمران :آیت ۹۳)

تم ہر گز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔

اس کے بعد یہ ایک حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا خدا کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ضرور ملے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ خدا کی رضا کی خاطر ہو، دکھاوے کے لئے نہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی، بلکہ اس کے مال میں برکت ہو گی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے"۔

مالی امور سے متعلق اس آیت کریمہ اور حدیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس کے بعد میں آج تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کا مالی سال ۳۱ر اکتوبر کو بڑی شان کے ساتھ اختتام پذیر ہوا اور یکم نومبر ۲۰۰۰ء سے ہم تحریک جدید کے نئے سال میں داخل ہو چکے ہیں۔ گزرے ہوئے سال کے دوران ۱۷ انئے ممالک کو پہلی مرتبہ تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق ملی اور اس طرح اب تک ۱۱۰ ممالک تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں۔ کل وصولی ۱۹ لاکھ ۴۷ ہزار ۶۰۰ پاؤنڈ ہے جو کہ گزشتہ سال کی نسبت ۲ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔

گزشتہ سال تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے موقع پر میں نے امید ظاہر کی تھی کہ مجاہدین کی تعداد آئندہ تین لاکھ تو ضرور ہو جائے گی۔ الحمد للہ کہ مجاہدین کی تعداد تین لاکھ دس ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ مجاہدین کی تعداد میں تینتالیس ہزار کا جو اضافہ ہوا ہے اس میں زیادہ تر نو مبایعین شامل ہیں اور دوران سال مجاہدین کی تعداد میں اضافہ کے لحاظ سے ہندوستان سرفہرست ہے۔ افریقہ میں نو مبایعین کو تحریک جدید میں شامل کرنے کے لحاظ سے کینیا سب افریقی ممالک سے آگے نکل گیا ہے۔

پاکستان کا نام امسال خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ نہایت نامساعد حالات کے باوجود پاکستان کو حیرت انگیز ترقی کرنے کا موقع ملا اور لاہور کی جماعت اس قربانی میں اس لحاظ سے بہت قابل قدر ہے کہ پاکستان کی تمام جماعتوں سے آگے بڑھ گئی ہے۔ یہ پاکستان کی تین بڑی جماعتوں میں سے پہلے نمبر پر آئی ہے۔ پہلے نمبر پر لاہور، پھر کراچی، پھر ربوہ۔ امریکہ اور جرمنی کی جماعتوں کی ایک دوسرے پر سبقت کی روایت اسی طرح جاری ہے۔ ہاں میں ضمناً یہ ذکر کر دوں کہ ربوہ اب بھی اول آسکتا ہے کیونکہ اکثر ربوہ کو پیسہ باہر سے ربوہ کے لوگ ہی بھیجتے ہیں اور اگر وہ ذرا بھی اس طرف توجہ کریں تو یہاں کچھ چندہ کم کر کے وہاں بڑھا دیں تو ہمیشہ ربوہ کا نمبر اول ہی رہا کرے گا، انشاء اللہ۔

لاہور کی جماعت اس قربانی میں قابل قدر ہے یہ تو بیان کر چکا ہوں۔ امریکہ اور جرمنی کی جماعتوں کی ایک دوسرے پر سبقت کا روایتی مقابلہ اسی طرح جاری ہے۔ مگر امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے باہر کے ممالک میں امریکہ دنیا بھر کی جماعتوں میں اول رہا ہے اور جرمنی کو چونسٹھ ہزار پاؤنڈ سے پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ اب میں اس کے ساتھ ہی تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔

اب چند عمومی باتیں میں جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ آج میں اس لئے خود حاضر ہوا ہوں کہ میری لمبی غیر حاضری سے جماعت بہت بے چین تھی اور میں خود بھی بہت بے چین تھا کہ جمعہ میں شامل ہو کر خود اپنی زبان سے جماعت کو کچھ نصیحتیں کر سکوں۔

سب سے پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے چھوٹے سے چھوٹے فرمان کو بھی کبھی یہ سمجھ کر نظرانداز نہیں کرنا چاہئے کہ اس کا اطلاق محض پرانے زمانہ پر ہوتا تھا۔ اس کا تجربہ حال ہی میں مجھے اس وقت ہوا جب میں اپنے دانتوں کے علاج کے لئے ڈاکٹر زاہد خان صاحب کے پاس جلنگھم گیا۔ میرے سامنے کے دانت مضبوط ہیں اور میرے اپنے ہی ہیں، کوئی بناوٹی دانت نہیں ہیں۔ صرف میری داڑھیں خراب ہوئی ہیں جن سے چبایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جب یہ حال دیکھا تو بے اختیار ان کے منہ سے یہ بات نکل گئی کہ خرابی صرف داڑھوں میں ہے اور وجہ یہ ہے کہ آپ عادتاً سخت ہڈیاں چباتے رہے ہیں اور ہڈیوں کے دباؤ کی وجہ سے ان کی جڑوں پر اثر پڑا ہے اور وہ ایک دوسری سے الگ ہو گئی ہیں۔

اُس وقت مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ فرمان یاد آیا کہ ہڈیاں نہ چبایا کرو کتوں کے لئے بھی کچھ چھوڑ دیا کرو۔ اب تک تو میں اس کا یہ مطلب سمجھتا رہا کہ پرانے زمانہ پر اطلاق ہونے والا ارشاد ہے جبکہ آج کل تو امیر ملکوں میں کتوں کو غریب ملکوں کے اکثر انسانوں سے بہتر خوراک ملتی ہے اس لئے اب ان کو انسانوں کی چھوڑی ہوئی ہڈیوں کی کیا ضرورت ہو گی۔ یہی بات اس موقع پر ڈاکٹر صاحب نے خود بھی کہی۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کوئی بات کسی زمانہ میں بھی پرانی نہیں ہوتی۔ دانتوں کی صفائی کے متعلق آپ نے بے حد نصیحتیں فرمائی ہیں۔ پانچ وقت مسواک کرنا اور آج کل نئے طریقے سے مسواک ہوتی ہے مگر بہر حال حکم تو وہی ہے۔ ان کو صحیح رخ میں مسواک کو پھیرنا اوپر اور نیچے۔ بہت ہی باریک انسانی ضروریات کا آپ نے خیال رکھا اور کسی چھوٹی سے چھوٹی نصیحت کو بھی نظرانداز نہیں کیا۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ داڑھوں کی حفاظت کا راز ہی اس میں ہے کہ ہڈیاں چبانے میں زور نہ لگایا جائے اور اسی کا مجھے نقصان ہوا۔ تو آپ کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی کسی نصیحت کو بھی ماضی کی نصیحت نہ سمجھا کریں۔ وہ قیامت تک کے لئے اطلاق پانے والی باتیں ہیں۔

میرے ڈاکٹر صاحب ماشاء اللہ بہت قابل ہیں۔ میں نہیں جانتا اس وقت خطبہ میں شامل ہیں کہ نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی قابل ڈاکٹر ہیں اور میری بیماری کی ہر رگ کو سمجھتے ہیں مگر

اس کے باوجود بعض ڈاکٹر جو بڑی چوٹی کے ڈاکٹر ہیں اس فن کے ڈاکٹر ہوں یا نہ ہوں، اپنے اپنے علم کے مطابق بہت چوٹی کے ڈاکٹر ہیں، وہ مجھے مشورے لکھتے رہتے ہیں۔ اب یہ کریں، وہ کریں، یہ نہ کھائیں وہ کھائیں، یہ نہ کریں وہ نہ کریں۔ حالانکہ ان کو معلوم نہیں کہ میرے ڈاکٹر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی اعلیٰ درجہ کے ڈاکٹر ہیں اور ان کو کسی مزید مشورہ کی ضرورت ہے ہی نہیں۔ اپنے علم کے لحاظ سے میں نے تو ان کو چوٹی کا ڈاکٹر پایا ہے۔ تو ضرورت کوئی نہیں ہے آپ اپنے شوق اور محبت سے مشورے دیتے ہیں ان کا میرے دل میں احساس ہے، قدر ہے میں ان کو شکر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں لیکن بہتر یہی ہے کہ مشورے نہ دیا کریں۔

اب اس میں ایک لطیفہ بھی ہے کہ ڈاکٹر تو ڈاکٹر، اب عطائی ڈاکٹر جن کو انگریزی میں Quack کہا جاتا ہے وہ بھی مشورے بہت دینے لگ گئے ہیں اور جن میں عورتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہر عورت ایک نیا نسخہ بھیج رہی ہے، یعنی جو عورتیں بھی بھیجتی ہیں اور نئی بیماری تجویز کرتی ہیں ان کو دور بیٹھے نہ میرا حال پتہ، نہ ان سے بات کی۔ ان کو نئی نئی بیماری سمجھ آتی ہے۔ وہ کہتی ہیں آپ کو اصل بیماری یہ ہے اس کا اصل علاج یہ ہونا چاہئے جو آپ کے ڈاکٹر صاحب کو سمجھ نہیں آئی۔ اس ضمن میں مجھے دل کی گہرائی سے سب سے پہلے تو ان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ بہر حال میری صحت کی فکر ہے تو ایسا کرتی ہیں یا ایسا کرتے ہیں۔ تو بہت ہی دل کی گہرائی سے میں ان کا ممنون ہوں، جزاکم اللہ۔ لیکن ان کی تخفیف کی خاطر نہیں، محض اس ضمن میں ایک لطیفہ یاد آگیا ہے جو حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر مرحوم سابق امیر لائلپور ہمیشہ بڑے مزے سے سنایا کرتے تھے۔ اگر اجازت ہو تو وہ لطیفہ بھی سنا دیتا ہوں۔

شیخ محمد احمد صاحب مظہر مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ دلی میں کوئی مشہور شخص فوت ہوا تو اخبار نویسوں کا جمگھٹ لگ گیا کہ ہمیں بتایا جائے کہ کس بیماری سے فوت ہوا ہے۔ اہل خانہ نے یہ بیان دیا کہ یہی تو مشکل ہے کہ آخری وقت تک بیماری کا پتہ ہی نہیں چلا۔ جو بھی عیادت کے لئے جاتا تھا وہ نئی بیماری تشخیص کرتا تھا اور خواہ مرد ہو، خواہ عورت ہر ایک کو ڈاکٹری علم تھا اور وہ ثابت کرتے تھے کہ علاج غلط ہو رہا ہے اصل بیماری اور ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہی حال میری بیماری کا ہے۔ لوگوں کو کچھ پتہ ہی نہیں کہ مجھے کیا تکلیف ہے، کیا بیماری ہے۔ نہ اس فن کے وہ ماہر ہیں تو ان کے مشورے تو مجھے ممنون ضرور کرتے ہیں لیکن میری خواہش یہی ہے کہ اب احباب مجھے میرے دوستوں سے بچائیں۔

اب میں شکریہ کی چند اور باتیں بیان کرتا ہوں۔ سب احباب جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو مجھ سے ملنے کے لئے مختلف خاندان آتے ہیں تو بہت سے خاندان ایسے ہیں جو سب اس بات پر روتے رہے ہیں کہ ہمیں تو اپنی فکر ہے نہ اپنے بڑوں کی نہ چھوٹوں کی، صرف آپ کی بیماری کا غم لگا ہوا ہے۔ وہ سارے میرے محسن ہیں جو مجھے دعائیں دیتے ہیں اور جن کے آنسو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں لیکن کثرت سے ایسے محسن بھی ہیں جو میرے آنسو تو کبھی دیکھ لیتے ہیں مگر مجھے ان کے آنسو دکھائی نہیں دے سکتے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ جماعت کی ایک بڑی تعداد ہے جو اسی طرح میرے غم میں روتی ہے اور ان لوگوں کا احسان ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انہی لوگوں کی دعاؤں کی وجہ سے میں نسبتاً پہلے سے بہتر ہوں۔

اب میں ایک اور بات بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ میرے ایک ذاتی خادم ہیں اور وہ جماعتی خادم بھی ہیں، وقفِ زندگی کی طرح کام کرتے ہیں۔ ان کا نام بشیر احمد ہے ان کا شکریہ ادا کرنا میں پہلے بھول گیا تھا حالانکہ میں عید وغیرہ کے موقع پر جو تحائف مثلاً بناتا ہوں اس میں سارا سال یہ اور بشیر ٹل کے محنت کرتے ہیں اور بعض دفعہ دو ہزار سے بڑھ کر تحائف یہاں اور اسی قدر تحائف باہر ربوہ وغیرہ میں بنانے پڑتے ہیں۔ تو مجھے تحائف دینے میں تو ہرگز کوئی تکلیف نہیں، نہ مالی کمزوری ہے نہ اور کچھ کمزوری ہے مگر یہ ہو نہیں سکتا کہ تحائف لوگ دیں اور جواباً میں تحفے نہ دوں کیونکہ یہ قرآن کریم کا حکم ہے کہ جو کچھ تمہیں کوئی پیش کرے اس سے بڑھ کر پیش کیا کرو۔ تو اس لئے میں یہ منت درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے عید وغیرہ کے کوئی تحائف نہ لایا کریں۔ ملاقات کے لئے آئیں، شوق سے آئیں اور جتنے آئیں گے مجھ پر احسان ہو گا کیونکہ میرا وقت اچھا گزرتا ہے مگر تحائف وغیرہ نہ لایا کریں۔

اب بشیر احمد صاحب کی کہانی سن لیجئے۔ پہلی بار ان کے نانا اسے میرے پاس بطور تحفہ لائے تھے اور میرے بڑے معالج ڈیرہ غازی خان ہی کے ہیں، ان سے معذرت کے ساتھ یہ عرض کر رہا ہوں کہ ڈیرہ غازی خان کے دستور کے مطابق اس کے چھوٹے سے سر پر تقریباً سات گز کی پگڑی بندھی ہوئی تھی اور عجیب حیرت انگیز حالانکہ دردناک واقعہ تھا جس سے وہ لائے ہیں لیکن وہ دیکھ کر مجھے ہنسی برداشت کرنی مشکل ہو رہی تھی۔ اس نے بہت خدمت کی ہے جماعتی بھی اور میری ذاتی بھی، اتنی کہ میں جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے اور میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آج تک مجھے جتنے بھی تحفے ملے ہیں ان میں سے یہ بہترین تحفہ ہے۔ پس اپنی دعاؤں میں ان سب کو یاد رکھیں جن کی روتی ہوئی آنکھیں میں نے دیکھی ہیں اور وہ بھی جن کی روتی ہوئی آنکھوں کو میں نے نہیں دیکھا لیکن انہوں نے بارہا مجھے اس طرح دیکھا ہے۔

میرے ڈاکٹر صاحب ماشاءاللہ بہت سمجھدار اور اپنے فن میں بہترین ہیں اور ان کے ہوتے ہوئے مجھ مزید مشوروں کی ضرورت نہیں ہے اس لئے اب مہربانی فرما کر اس بات کو بند کر دیا جائے۔ لیکن ایک بات میری بیماری کی وہ نہ سمجھ سکتے ہیں نہ ابھی تک سمجھ سکے ہیں۔ وہ مجھے ہمیشہ نصیحت کرتے ہیں کہ میں اپنے اوپر بوجھ نہ ڈالوں حالانکہ میری بیماری یہی ہے کہ میں بوجھ نہیں ڈال رہا۔ ان کو اندازہ نہیں کہ میں نے کتنے بوجھ اٹھائے ہیں، ساری زندگی خدا کے فضل سے کاموں میں گزری ہے اس لئے جس شخص کی ساری زندگی کاموں میں گزری ہو اس کے لئے کام نہ کرنا بوجھ ہے، کام بوجھ نہیں ہوتا۔ چنانچہ وہ کام جو میں کیا کرتا تھا ان میں سے چند مثال کے طور پر دیتا ہوں۔

ہومیوپیتھی کلاس تھی اب میں دوبارہ تو نہیں لکھ سکتا، بہت عرصہ لگا ہے اس میں محنت کرنے کا، بہت سے مفید مشورہ دینے والے مشورہ دینے کے لئے آیا کرتے تھے یعنی کلاس بھی ہوتی تھی اس کے لئے اس کی دہرائی بھی ہوا کرتی تھی۔

ترجمۃ القرآن کلاس تھی۔ اب ترجمۃ القرآن کلاس میں بڑی محنت کرنی پڑی ہے۔ یہ صرف جو ماہرین تھے وہی اس کلام میں شامل نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ مختلف خواتین مرد اور عورتیں اس کلاس میں شامل ہوا کرتے تھے اور بہترین مشورے دیا کرتے تھے۔ خاص طور پر امام صاحب کی بیگم قانتہ بیگم جو غالباً عربی میں گولڈ میڈلسٹ ہیں وہ بہت گہری باتیں بتایا کرتی تھیں اور اسی طرح میری بیٹی فائزہ بھی ماشاءاللہ تعبیر کا اچھا علم رکھتی ہے اور قرآن کریم کی فہم بھی بہت اچھی ہے تو بعض دفعہ وہ بھی بہت ہی اعلیٰ عارفانہ نکتہ بیان کر دیا کرتی تھی۔ تو یہ سارے وہ کام تھے جو پھر میں دہراتا بھی تھا ان کو، جو سپیشلسٹ تھے وہ میرے پاس آیا کرتے تھے ایک تو ان میں سے عامر صاحب ہیں، ایک مومن صاحب ہیں، ایک ہمارے شمس صاحب اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب (ان کا تو حصہ لینا لازم تھا) تو چاروں بار بار میرے پاس اکٹھے ہوئے اور قمر صاحب بھی۔ تو یہ سارے اکٹھے ہوتے رہے اور بار بار دہرائی ہم نے کی ہے۔ اتنی دفعہ دہرائی کی ہے جس طرح جگالی کی جاتی ہے اس طرح ترجمہ کے ہر ہر لفظ پر دہرائی کی ہے اور جو لوگ قرآن کا فہم رکھتے ہیں وہ غور سے پڑھ کے دیکھیں ان کو انشاءاللہ تعالیٰ ضرور ایسے نکات نظر آئیں گے جو وہ سمجھ جائیں گے کہ اس ترجمہ کی بھی ضرورت تھی۔

اب اس کے علاوہ ہومیوپیتھی کلاس تھی جو دوبارہ اب میں ہومیوپیتھک کلاس تو لے نہیں سکتا۔ ترجمۃ القرآن کلاس کا ذکر کر دیا ہے۔ اردو کلاس ہوا کرتی تھی۔ پھر مختلف کتابیں لکھنا اور مختلف کتابوں کے ترجمہ کرنے والی ٹیم کے ساتھ بیٹھ کر کام کرنا۔ اب جو میں نے کتابوں کے کام کئے ہوئے ہیں اس کے ساتھ مددگار ٹیمیں ہوا کرتی ہیں۔ خاص طور پر جو بائبل کے متعلق ہماری ٹیم ہے اس کا بہت بڑا دخل ہے ہماری بائبل کمنٹری لکھوانے میں جو انشاءاللہ ایک دو سال کے اندر تیار ہو جائے گی تو یہ دنیا کی پہلی کمنٹری ہوگی جو عیسائیوں اور یہودیوں کے جواب میں لکھی گئی ہو اور اس میں Defence نہیں Offence پایا جاتا ہے۔ Offence ان معنوں میں نہیں کہ برا محسوس ہو۔ جو بھی Offence ہے سو فیصدی ان کی کتب سے لیا گیا ہے، ان کے اپنے حوالے سے لیا گیا ہے اور بعض نادان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملے کرتے ہیں ان کے جواب بھی یہ ریسرچ ٹیم نکال نکال کر دیتی ہے۔ تو ان کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان کی انچارج نویدہ شاہ صاحبہ ہیں اور جو مشکل حوالہ ہو وہ اور ان کی ٹیم تلاش کر کے ہمیں دے دیتی ہیں۔

درس القرآن ہوتا تھا وہ اس دفعہ میں نہیں دے سکا۔ سال بھر میں کم سے کم تین مہینے مختلف ممالک کے دورے کرنا، یہ سارے کام بھی میں پہلے شوق سے کیا کرتا تھا۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ مجھے سر دست اس کی طاقت نہیں ہے۔ اب جس کے اتنے بڑے بڑے کام ہوں اور وہ اچانک اس کی زندگی سے نکل جائیں یہ بیماری ہے اور میرے بہت ہی قابل پیارے ڈاکٹر صاحب مجھے یہ نصیحت کرتے ہیں کہ کام نہ بڑھاؤ۔ یہ غلط ہے، یہ میں ان کی بات تسلیم نہیں کر سکتا۔ کام بڑھے تو مجھے فائدہ ہے۔ کام نہ بڑھے تو زبردستی تو بڑھا بھی نہیں سکتا۔ اب یہ سارے کام ہیں، میں دوبارہ تو شروع نہیں کر سکتا۔ کیا ایک اور ہومیوپیتھی کتاب لکھوں؟ اس لئے یہ ساری باتیں اب نہیں ہو سکتیں اور ان کا نہ ہونا ہی میری زندگی کا خلا ہے اور یہی خلا میری بیماری ہے۔

ارشاد نبویؐ
خیر الزّادِ التّقویٰ
سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان 248-1652, 248-5222
رہائش 243-0794, 27-0471

اس میں ایک ذکر یہ بھی کردوں کہ ڈاکٹر امتیاز صاحب امریکہ میں ہیں وہ میری ہومیو پیتھی کتاب کا انگریزی ترجمہ کررہے ہیں۔ کیونکہ بہت سے مختلف زبانوں والے بار بار مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں بھی ہومیو پیتھی کتاب سے استفادہ کی کوئی توفیق ملنی چاہئے۔ تو ڈاکٹر امتیاز صاحب نے یہ کام اپنے ذمہ لیا ہے اور وہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کا ترجمہ کررہے ہیں۔ کیونکہ خود ڈاکٹر ہیں ہر قسم کے ڈاکٹری محاوروں کے واقف ہیں اس لئے ان کا ترجمہ بہت معیاری ہے تو ان کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ ان کو توفیق دے کہ جلد ہی میری زندگی میں یہ کام مکمل ہو جائے تو ہومیو پیتھک سے سارے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچے گا۔

اب میں مختصر اً بتاتا ہوں کہ میرے کام کا بوجھ گھٹنا ایک بیماری ہے یہ سمجھانے کے لئے میں اپنے ڈاکٹر کو ایک مثال دیتا ہوں۔ رہٹ کی مثال ہے جو شخص رہٹ چلاتا ہے رہٹ چلتے وقت شور پڑتا ہے، ایک شور کی آواز پیدا ہورہی ہوتی ہے اور وہ سو جاتا ہے، اس شور میں اسے نیند آجاتی ہے اور جونہی رہٹ کھڑا ہوا اور شور بند ہوا اس کی آنکھ کھل جاتی ہے تو یہ جو رہٹ چلنا بند ہوا ہے میری یہ بیماری ہے۔ اگر کسی طریقہ سے یہ رہٹ چل پڑے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر میری کوئی بیماری باقی نہیں رہے گی۔

ہاں میں یہ ذکر بھی کردوں کہ خطبہ تو میں دے رہا ہوں مگر نماز میں امام صاحب کے پیچھے ہی پڑھوں گا اور ان سے میری درخواست ہے کہ نماز میں میرے لئے لمبی لمبی دعائیں نہ کرائیں بلکہ سیدھی سادی نماز پڑھائیں (اس پر امام صاحب نے اثبات میں سرہلایا تو حضور نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا : امام صاحب مان گئے ہیں کہتے ہیں ٹھیک ہے)۔ اس پر جماعت کو تعجب کوئی نہیں ہونا چاہئے۔ تعجب اس بات پر ہونا چاہئے تھا، پتہ نہیں ہے کہ نہیں، کہ میں نے ایک دفعہ باقاعدہ حساب لگا کر دیکھا تھا کہ گزشتہ تینوں خلفاء سے زیادہ میں نے باجماعت نمازیں پڑھائی ہیں اور یہ حسابی بات ہے اس میں کوئی شک کی بات نہیں۔ انتہائی بیماری کے وقت بھی بعض دفعہ نزلہ سے آواز نہیں نکل رہی ہوتی تھی مگر نماز باجماعت کی مجھے اتنی عادت تھی، بچپن سے تھی اور اس ذمہ داری کے بعد تو بہت زیادہ بڑھ گئی کہ جتنی باجماعت نمازیں میں پڑھا چکا ہوں اتنی پچھلے تینوں خلفاء کی مجموعی طور پر بھی تعداد نہیں بنے گی تو اور کتنی آپ میرے پیچھے نمازیں پڑھنا چاہتے ہیں۔ اب ایک اور سنت پر عمل کرنے دیں اور وہ سنت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے نبی تھے لیکن غیر نبی کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور استنباط حدیث سے کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ایک فرمان سے ثابت ہے کہ اس کو نمازیں پڑھائی جائیں گی یعنی غیر نبی، ایک نبی کا امام ہوگا۔ تو اگر اس پر آپ کو تعجب نہیں تو اس پر کیا تعجب ہے کہ یہ خاک پا مسیح موعود کا اگر دوسروں کے پیچھے جو خلیفہ نہ ہوں نہ کچھ اور ان کے پیچھے نماز پڑھ لے تو اس میں کون سی تعجب کی بات ہے۔ تو اس لئے اب مجھے سر دست اسی سنت پر عمل کرنے دیں۔ اور میں یہ نہیں جانتا کہ ہمیشہ اسی پر عمل کرنا پڑے گا یا کبھی خدا تعالیٰ یہ بھی توفیق عطا فرمادے گا کہ میں خود ہی خطبہ بھی دوں اور نماز بھی پڑھاؤں۔ تو اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ احباب اس بات سے زیادہ نہیں گھبرائیں گے اور دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری کو کلیۃً رفع فرمادے۔

اور میری جو مصروفیات ہیں ان کو میں سمجھ نہیں سکتا کہ کیسے بحال کروں مگر جس قدر بھی ہوسکتا ہے میں کوشش کرتا ہوں۔ سیر پر جاتا ہوں، لمبی سیر کرتا ہوں بعض جگہ جا کے اور وہاں بھی اللہ تعالیٰ ایسے نشان دکھا دیتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کے ہاں میں معاف کردیا گیا ہوں اور امید ہے بیماری کم ہو جائے گی۔

ایک چھوٹے سے نشان کا ذکر کرتا ہوں۔ اب وہ بات چھوٹی سی ہے مگر میرے لئے بہت بڑی تھی۔ اسلام آباد میں ایک عورت نے جو اپنے بچوں کو وہاں لے کے آتی تھی وہاں رہتی ہے اس نے میرے جانے سے پہلی رات خواب دیکھا کہ وہ اپنے بچے کو پیش کررہی ہے اور میں اس کو پیار دے رہا ہوں۔ چھوٹا بچہ ہے اب کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔ اس سے پہلے میں کبھی اسلام آباد نہیں گیا تھا۔ وہم بھی نہیں تھا کہ میں اسلام آباد جاؤں گا اور بعینہ دوسرے دن، رات اس نے خواب دیکھی۔ میں اسلام آباد چلا گیا۔ اب وہ حیران رہ گئی مجھے دیکھ کے۔ اس نے مجھے بلا کے کہا کہ دیکھیں آج رات میں نے خواب دیکھی تھی تو یہ میرا بچہ ہے اس کو پیار دیں۔ چنانچہ پھر میں نے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس بچے کو اٹھا کے گودی میں اس کو پیار دیا۔ تو یہ لوگوں کے لئے تو چھوٹی چھوٹی باتیں ہونگی مگر میں تو سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے اشارے ہیں۔

ایک اور ضمناً، خدا تعالیٰ کی طرف سے جو اشارے ہیں اور میری زندگی کے معاملات خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں سنبھالے ہوئے ہیں، اس کی ایک یہ مثال دیتا ہوں۔ اب یہاں میرے پینے کے لئے گرم پانی نہیں ہے اس لئے کہ رمضان ہے۔ اور اس لئے کہ رمضان میں بیماری میں روزہ رکھنا منع ہے اس کا مجھے بھی علم ہے۔ مگر میرے ڈاکٹر صاحب نے مجھے اجازت دی تھی کہ آپ روزہ بے شک رکھ لیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ ویسے چھوٹا سا روزہ ہے اس میں تکلیف کیا ہونی ہے مگر یہاں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک نصیحت مجھے یاد آئی کہ جب اللہ رخصت دے تو اس سے فائدہ اٹھاؤ اور ہرگز زبردستی کرکے اللہ کو خوش کرنے کی کوشش نہ کرو۔

چنانچہ پہلا روزہ میرا اس طرح چھٹا کہ میری نیند ہلکی ہے اور خصوصاً دانت کی تکلیف کی وجہ سے میری جلدی آنکھ کھل جایا کرتی تھی۔ میں نے اپنے عزیز سیفی کو کہا، وہ میری بہت خدمت کررہا ہے کہ مجھے روزہ سے پہلے جگا دینا کچھ تہجد کے وقت پر، کچھ نماز کے لئے وغیرہ وغیرہ۔ بالکل آنکھ نہیں کھلی۔ میں نے اٹھ کر دیکھا تو صبح کی نماز کا وقت ہوا ہوا تھا۔ میں نے سیفی سے پوچھا کہ سیفی بیٹے تم نے مجھے جگایا نہیں آج۔ اس نے کہا میں نے اتنی آوازیں دی ہیں کہ آپ اندازہ نہیں کرسکتے کمرہ کے باہر ہو کے شور مچایا پھر گھر فون کیا، شوکی سے پوچھا کہ تم بتاؤ کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اس نے کہا اندر جا کے جگائیں۔ اس نے کہا یہ میں نہیں کروں گا۔ سویا ہوا آدمی پتہ نہیں کس حال میں سوئے ہوئے ہیں لیکن آوازیں اتنی دے رہا ہوں کہ نچلے لوگوں کو بھی جاگ جانا چاہئے تھا۔ مگر آنکھ نہیں کھلی، عین نماز کے وقت آنکھ کھلی۔ تو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے وہ میری خاطر میرے دل کی تسلی کے لئے کسی اور سے ہوسکے یا نہ ہوسکے مگر میرے دل کی تسلی کے لئے وہ چھوٹے چھوٹے نشان دکھاتا ہے جو میرے لئے بہت بڑے ہیں اور نعمت عظمیٰ ہیں تو دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ توفیق عطا فرمائی، میں نہیں جانتا کہ کب اور کس طرح تو میں خود بھی نماز پڑھا سکوں گا لیکن اگر نہیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے مطابق میں ہمیشہ اپنے کسی مقتدی کے پیچھے نماز پڑھا کروں گا۔

✿✿✿✿✿✿✿✿

بقیہ صفحہ : (۱۵)

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

یہ بات تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جماعت احمدیہ دن رات ایک اسٹیٹ کیلئے کوششیں کررہی ہیں مگر مخالفین جس قسم کا جھوٹا الزام جماعت احمدیہ پر احمد ستان بنانے کا لگا رہے ہیں وہ غلط ہے پاکستان یا ہندوستان میں سے زمین کے تین ٹکڑے لیکر جماعت احمدیہ کیا کرے گی۔ جماعت احمدیہ ساری دنیا کو ایک اسٹیٹ بنانے کا عزم لیکر کھڑی ہے وہ اسٹیٹ قادیانی اسٹیٹ یا احمد ستان اسٹیٹ نہیں ہوگا۔ بلکہ ایک ایسا اسلامی اسٹیٹ ہوگا جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت ہوگی جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا حکم چلے گا۔ جماعت احمدیہ نے ایسے اسٹیٹ کی بنیادیں دنیا کے ایک سو ستر (۱۷۰) ملکوں میں ڈال دی ہیں انشاء اللہ اگلے چند سالوں میں ایسا اسٹیٹ وجود میں آجائے گا۔ ہندوستان پاکستان کی کیا بات ہے۔ مسلم اسٹیٹ روس بھی ہوگا مسلم اسٹیٹ امریکہ بھی ہوگا یوروپ بھی ہوگا افریقہ بھی ہوگا

جماعت احمدیہ کے تیسرے امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہمارے اسلامی اسٹیٹ کے متعلق فرماتے ہیں:

''دوست میری بات یاد رکھیں یہ صدیوں کی بات نہیں در جنوں سالوں کی بات ہے کہ اشتراکی نظام بھی پیچھے چلا جائے گا اور پھر دوسری طاقتیں آگے آجائیں گی اور ایک وقت میں وہ بھی پیچھے چلی جائیں گی۔ پھر خدا اور اس کا نام لینے والی جماعت ...... اسلام کا جھنڈا دنیا کے گھر گھر میں گاڑنے والی جماعت آگے آئے گی اور پھر اس دنیا میں اُخروی جنّت سے ملتی جلتی ایک جنت پیدا ہوگی اور ہر انسان کی خوشی کے سامان پیدا کئے جائیں گے اور تلخیاں دور کردی جائیں گی اور مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا انسان اپنی زندگی کی شاہراہ پر خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کے پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرتا چلا جائے گا اور اس طرح وہ اپنی زندگی کے آخر میں اپنی منزل اپنے مقدر یعنی خاتمہ بالخیر تک پہنچ جائے یہ عمل نسلاً بعد نسل رونما ہوگا۔ اور پھر قیامت آجائے گی۔ (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء)

☆☆☆

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonika
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

تبلیغ دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

حجۃ الاسلام

اِمام غزالی

..........نعیم طاہر سون صاحب

امام غزالی وہ ہیں جن کی ذہانت۔ تبحر علمی اور مباحث فلسفہ پر حیرت انگیز عبور نے اپنے تو رہے درکنار صدیوں اہل یورپ سے بھی خراج تحسین وصول کیا۔ جارج ہنری لوئیس اپنی مشہور تصنیف ''تاریخ فلسفہ میں'' آپ کے علم کا یوں اعتراف کرتا ہے۔

''اگر ڈیکارٹ کے زمانے میں، جو یورپ میں فلسفہ جدید کا بانی خیال کیا جاتا ہے احیاء العلوم کا فرانسیسی ترجمہ ہو چکا ہوتا تو ہر شخص یہی کہتا کہ ڈیکارٹ نے احیاء العلوم فی الدین (امام کی زبردست تصنیف) ہی کو چرالیا ہے''۔

(''دیکھ لیا ایران'' سفر نامہ از پروفیسر افضل علوی صفحہ ۶۱

ناشر:- پنجاب بک سنٹر الوہاب مارکیٹ اردو بازار لاہور)

آپ کا نام محمد بن محمد بن احمد تھا۔ لقب حجۃ الاسلام عرف غزالی تھا۔ خراسان کے علاقے میں طوس کے ضلع طاہران میں ۴۵۰ھ میں پیدا ہوئے۔

غزل کے معنے کاتنے کے ہیں اور آپ کے والد محترم سوت بیچتے تھے۔ اسلئے غزالی کہا گیا۔ کتاب الانساب میں لکھا ہے کہ غزالی دراصل طوس میں ایک گاؤں تھا اور امام صاحب وہاں کے رہنے والے تھے۔ مگر بعض اہل علم کا قول ہے کہ طوس کے ضلع میں غزالہ نام کا کوئی گاؤں نہیں ہے۔ اسلئے پہلی بات درست معلوم ہوتی ہے۔

تعلیم

اس دور کے مطابق حضرت امام غزالیؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے شہر میں حاصل کی اور فقہ کی کتابیں احمد بن محمد اذکانی سے پڑھیں پھر جرجان تشریف لے گئے اور امام ابو نصر اسماعیلی سے تحصیل علم کیا۔ امام صاحب نے دوران تعلیم استاد کی تقاریر لکھیں۔ کچھ دنوں بعد وطن واپس ہوئے تو راستے میں ڈاکہ پڑا اور ڈاکو ان کی یادداشتیں بھی ساتھ لے گئے۔ امام صاحب ڈاکوؤں کے سردار کے پاس گئے اور کہا کہ میں اپنے سامان میں سے صرف اپنے استاد کی یادداشتوں کا مجموعہ مانگتا ہوں۔ کیونکہ میں نے انہی کو سننے اور یاد کرنے کیلئے سفر شروع کیا تھا۔ وہ ہنس پڑا اور کہا: تم نے خاک سیکھا جبکہ تمہاری یہ حالت ہے کہ ایک کاغذ نہ رہا تو تم کورے رہ گئے یہ کہہ کر اس نے وہ مجموعہ واپس کر دیا۔ امام صاحب پر اس واقعہ کا شدید اثر ہوا اور وطن پہنچ کر وہ سارا مجموعہ زبانی یاد کر لیا۔ آپ کے کمال حافظہ کا یہ بین ثبوت ہے۔

اس زمانے میں علم کے دو بڑے مرکز تھے ایک نیشا پور اور ایک بغداد چنانچہ امام صاحب نیشا پور تشریف لے گئے اور امام الحرمین کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ امام الحرمین بڑے پائے کے عالم تھے اور یہ امام ابوالحسن اشعری کے سلسلے میں داخل تھے۔ حرمین میں قیام کے دوران مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے فتوے ان کے پاس آتے تھے۔ اسلئے امام الحرمین کے لقب سے پکارے گئے۔

حضرت امام غزالی نے امام الحرمین سے تعلیم حاصل کی۔ امام الحرمین نے امام غزالی کے بارے میں فرمایا: ''غزالی علم کے دریائے ذخار ہیں'' امام الحرمین کے انتقال کے بعد جب امام غزالی نیشا پور سے نکلے تو اسلامی دنیا میں ان کے پائے کا کوئی دوسرا عالم موجود نہ تھا۔ اور اس وقت ان کی عمر صرف ۲۸ (اٹھائیس) برس تھی۔

نظامیہ میں مدرس

تعلیم سے فارغ ہو کر حضرت امام غزالی نظام الملک کے دربار میں پہنچے۔ وہاں سینکڑوں اہل علم کا مجمع تھا۔ نظام الملک نے مناظرے کی مجالس منعقد کیں۔ علمائے کرام کے مباحثات ہوئے مگر ہر مباحثے میں امام غزالی ہی غالب رہے۔ اس کامیابی سے امام صاحب کو اطراف سلطنت میں عظیم شہرت حاصل ہوئی۔ نظام الملک ان کی علمی اور تحقیقی صلاحیتوں سے بہت زیادہ متاثر ہوا۔ اور انہیں نظامیہ میں بطور مدرس رکھ لیا اس وقت امام صاحب کی عمر چونتیس برس سے زائد نہ تھی۔ اس عمر میں یہ عظیم عہدہ حاصل کرنا ایک ایسا اعزاز ہے جو امام صاحب کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہوا۔

امام صاحب کے درس میں تین سو بلند پایہ علماء بصورت طلباء ہر وقت حاضر رہتے تھے حضرت امام غزالیؒ تمام علوم کے ماہر اور ہر فن میں امام کا درجہ رکھتے تھے۔ بہادر تھے۔ فقیہہ تھے۔ متکلم تھے۔ اور اہل سنت کے عقائد کے پرجوش حامی تھے۔ حجۃ الاسلام کے اعزاز کے صحیح مستحق تھے۔ مسلمانوں کے اجتماعی مسائل پر دقیق نظر کے مالک تھے اور نہ صرف اپنے عہد میں بلکہ بعد میں آنے والے طویل زمانہ تک کیلئے امام غزالی منفرد اور عظیم ترین علمی مقام کے مالک تھے۔

سفر شام و حجاز

حضرت امام غزالی عظیم ترین علمی مقام پر فائز ہونے کے باوجود ایک عجیب تذبذب میں مبتلا تھے۔ چنانچہ اپنی کتاب ''المنقذ من الضلال'' میں امام صاحب نے اس پر روشنی ڈالی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بیس سال کی عمر سے پہلے ہی میں اس عمیق سمندر میں غرق تھا۔ ہر فرقے کے عقائد کے بارے میں تحقیق کرتا۔ ہر گروہ کے مذہب کے اسرار معلوم کرتا تا کہ حق و باطل اور سنت کے پیروکار اور بدعتی کے درمیان امتیاز حاصل کروں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہر باطنی، ظاہری، فلسفی، متکلم اور صوفی وغیرہ سے ملاقات کر کے حالات معلوم کئے حتی کہ زنادقہ کے مذاہب کا مطالعہ بھی کیا۔

متلاشیان حق کی چار اقسام

امام صاحب فرماتے ہیں میرے نزدیک متلاشیان حق کی چار اقسام ہیں۔

۱- متکلمین: یہ اپنے آپ کو اہل رائے اور اہل نظر قرار دیتے ہیں۔

۲- باطنیہ: ان لوگوں کا گمان ہے کہ ہم اصحاب تعلیم ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ تمام انوار و معارف کا اکتساب صرف امام معصوم سے ہی ہو سکتا ہے۔

۳: فلاسفہ: یہ لوگ اپنے آپ کو اہل منطق اور اہل برہان قرار دیتے ہیں۔

۴: صوفیاء: ان کا دعویٰ ہے کہ ہم مقربان خاص ہیں اور مکاشفہ و مشاہدہ سے بہرہ ور ہیں میں نے دل میں کہا: کہ حق ان چار اقسام ہی میں بندھے ہیں۔ اس کے بعد پہلے تین پر بحث کرتے ہیں اور آخر میں صوفیاء کے بارے میں فرمایا:

''پھر جب میں ان علوم سے فارغ ہوا تو میں پوری توجہ کے ساتھ صوفیاء کے طریق کی طرف مائل ہوا۔ اور میں سمجھ گیا کہ صوفیاء کا طریق صرف علم کا طریق نہیں بلکہ علم و عمل دونوں کا طریق ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ نفس کی دشوار گزار گھاٹیوں کو عبور کیا جائے نفس کو ناپاک صفات اور مذموم اخلاق سے پاک کیا جائے۔ حتی کہ قلب قطعی طور پر غیر اللہ سے خالی ہو جائے اور ذکر اللہ کے ساتھ معمور ہو جائے۔ چونکہ علم میرے لئے عمل سے زیادہ آسان تھا۔ اس لئے ان کتابوں مثلاً یا قوت القلوب از شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ علیہ اور حارث المجالس کا مطالعہ شروع کیا۔ اسی طرح حضرت جنید بغدادی۔ حضرت شبلی، اور حضرت بایزید، بسطامی اور ان مشائخ کی طرف منسوب کلام کا مطالعہ شروع کر دیا۔ میں نے یقینی طور پر جان لیا کہ یہ اصحاب حال ہیں محض اصحاب قال نہیں۔ اور بطریق علم جو کچھ حاصل کر سکتا تھا کر لیا اب جو کچھ باقی تھا وہ صرف سماع و تعلم کے ذریعہ سے نہیں بلکہ ذوق و سلوک کے ذریعہ ہی حاصل ہو سکتا تھا۔ اور میرے سامنے یہ بھی منکشف ہو گیا کہ اخروی سعادت تقویٰ اختیار کرنے اور نفسانی خواہشات کو ختم کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ قلب دنیاوی علائق سے علیحدہ ہو جائے دار الغرور سے علیحدہ ہو کر دار الخلود کی طرف توجہ رہے اور پوری توجہ اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان دے۔ مگر یہ کام جاہ و مال سے اعراض کر کے اور ہر طرح کے علائق و لگاؤ سے الگ ہو کر ہی ہو سکتا ہے۔ مگر آخر کار میں نے بغداد چھوڑ دیا۔ اور میرے پاس جس قدر مال و دولت تھا۔ اس سے میں بقدر کفالت بچوں کے لئے رکھ لیا اور باقی سب خدا کی راہ میں خیرات کر دیا۔

(ملخصاً من المنقذ من الضلال صفحہ ۴۴ تا ۴۸ از امام غزالی)

اس کے بعد امام صاحب شام اور حجاز کے سفر پر نکل کھڑے ہوئے اور صوفیاء کی خدمت میں رہ کر درجات باطنیہ حاصل کئے۔

تقریباً تمام مورخین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حضرت امام صاحب نے حضرت شیخ ابو علی فارمدیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اسی سفر میں مصر بھی تشریف لے گئے اور جب فلسطین پہنچے تو الخلیل میں حضرت ابراہیمؑ کے مزار پر حاضر ہو کر تین باتوں کا عہد کیا۔

۱- کسی بادشاہ کے دربار میں نہیں جاؤں گا۔

۲- کسی بادشاہ کا عطیہ قبول نہیں کروں گا۔

۳- کسی سے مناظرہ مباحثہ نہیں کروں گا۔

اس دس سالہ مدت میں امام صاحب کے افکار و نظریات اور انداز تالیف میں زبردست انقلاب پیدا ہوا۔

وفات

امام صاحب نے ۱۴ جمادی الثانی ۵۰۵ھ میں طاہران میں وفات پائی۔ اور اسی شہر میں مدفون ہوئے۔ ابن جوزی نے ان کی وفات کا واقعہ ان کے بھائی احمد غزالی سے روایت سے یوں نقل کیا ہے۔

''پیر کے روز امام صاحب صبح کے وقت بستر خواب سے اٹھے۔ وضو کر کے نماز پڑھی۔ پھر کفن منگوا کر آنکھوں سے لگایا اور کہا آقا کا حکم سر آنکھوں پر یہ کہہ کر پاؤں پھیلا کر لیٹ گئے۔ لوگوں نے دیکھا تو واصل بحق ہو چکے تھے''۔

اولاد

امام صاحب کی اولاد میں لڑکا کوئی نہیں تھا۔ چند لڑکیاں تھیں۔

تلامذہ

امام صاحب کے شاگرد ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ ان میں سے بعض بڑے بڑے نامور گزرے ہیں محمد بن تومرت جس نے سپین میں خاندان تاشفین کو مٹا کر ایک عظیم الشان سلطنت کی بنیاد رکھی امام صاحب کا ہی ایک شاگرد تھا حافظ ابن عساکر اور بہت سے دیگر بلند پایہ علماء امام غزالی کا شاگرد ہونے پر فخر محسوس کیا کرتے تھے۔

تصانیف

امام صاحب نے بہت سی تصانیف قلم بند فرمائے۔ جن میں احیاء العلوم، الاقتصاد فی الاعتقاد، تہافتہ الفلاسفتہ، القسطاس المستقیم، المنقذ من الضلال، معراج السالکین، الوجیز، کیمیائے سعادت، منہاج العابدین اور مکاشفۃ القلوب جیسی بلند پایہ تصنیفات شامل ہیں۔ تہافتہ الفلاسفہ میں یونانی فلسفے کی رو سے اسلام پر اعتراضات کا جواب ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

حضرت امام غزالی کی خدمات دینیہ کا اعتراف کرتے ہوئے وقت کے امام اور حکم و عدل حضرت مسیح موعودؑ نے ان الفاظ میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔

''امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانے کے پیرزادوں کے عجیب حالات لکھے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ افسوس کہ بڑی ابتری پھیل گئی ہے۔ کیونکہ یہ فقیر جو اس زمانے میں پائے جاتے ہیں وہ فقیر اللہ نہیں بلکہ فقیر الخلق ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے ہر حرکت و سکون، لباس، خورونوش اور کلام میں حکمت پر عمل کرتے ہیں۔ مثلاً کپڑوں کے لئے وہ دیکھتے ہیں کہ اگر ہم عام غریبوں کی طرح گزی گاڑھے کے کپڑے پہنیں تو وہ عزت نہ ہوگی جو امراء سے توقع کی جاتی ہے۔ وہ ہم کو کم حیثیت اور ادنیٰ درجہ کے لوگ سمجھیں گے لیکن اگر اعلیٰ درجہ کے کپڑے پہنتے ہیں تو پھر وہ ہم کو کامل دنیادار سمجھ کر توجہ نہ دیں گے۔ اور دنیا دار ہی قرار دیں گے اس لئے اس میں یہ حکمت نکالی کہ کپڑے تو اعلیٰ درجہ کے اور قیمتی اور باریک لے لیں لیکن ان کو رنگ دے لیا۔ جو فقیری کے لباس کا امتیاز ہو گئے۔ اسی طرح حرکات بھی عجیب ہوتی ہیں۔ مثلاً جب بیٹھتے ہیں تو آنکھیں بند کر کے بیٹھتے ہیں اور اس حالات میں لب ہل رہے ہوتے ہیں۔ گویا اس عالم میں ہی نہیں ہیں حالانکہ طبیعت فساد ہوتی ہے۔ نمازوں کا یہ حال ہے کہ بڑے آدمیوں سے ملیں تو بہت ہی لمبی لمبی پڑھتے ہیں۔ اور بطور خود سرے سے بھی نہ پڑھیں۔ ایسا ہی روزوں میں عجیب عجیب حالات پیش آتے ہیں۔ مثلاً یہ ظاہر کرنے کیلئے نفلی روزے ہم رکھتے ہیں وہ یہ طریق اختیار کرتے ہیں کہ جب کسی امیر کے ہاں گئے اور وہاں کھانے کا وقت آگیا اور کھانا رکھا گیا تو کہہ دیتے ہیں کہ آپ کھانا کھائیے مجھے کچھ عذر ہے۔ اس کے معنے دوسرے الفاظ میں یہ ہوئے کہ مجھے روزہ ہے اس طرح پردہ گویا اپنے روزوں کو چھپاتے ہیں اور دراصل اس طرح پر ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ یہ ظاہر کریں کہ ہم نفلی روزے رکھتے ہیں۔ غرض انہوں نے اپنے زمانے کے فقراء کے اس قسم کے بہت سے گند لکھے ہیں۔ اور صاف طور پر لکھا ہے کہ ان میں تکلفات بہت ہی زیادہ ہیں۔ ایسی حالت اس زمانے میں بھی قریب قریب واقع ہو گئی ہے۔ جو لوگ ان پیروں اور پیرزادوں کے حالات سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ قسم قسم کے تکلفات اور ریاکاریوں سے کام لیتے ہیں مگر اصلی بات یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور مخلوق سے امید رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو مخلوق کیلئے درست کرتا ہے۔ خدا والوں کو مخلوق کی پروا نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اسے مرے ہوئے کیڑے سے بھی زیادہ کمتر سمجھتے ہیں خدا اس کی تائید اور نصرت فرماتا ہے اور وہ اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ خدا خود اپنی مخلوق کو اس کے ساتھ کر دے گا۔ یہی سر ہے کہ انبیاء علیہ السلام خلوت کو پسند کرتے ہیں۔ اور میں یقیناً اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ وہ ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتے کہ باہر نکلیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو مجبور کرتا ہے اور پکڑ پکڑ کر باہر نکالتا ہے''۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۱۸ تا ۴۱۹)

الغرض امام غزالی کی زندگی اور شخصیت علم و فکر اور روحانیت سے معمور تھی اور انہوں نے فلسفہ کی رو سے یونانیوں اور دیگر قوموں کے اسلام پر ہونے والے اعتراضات کو دور کر کے اور اسلام کا چہرہ نکھار کر پیش کر کے اسلام کی بہت زیادہ خدمت کی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ (1)

فرمائیں۔ حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ یقیناً حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ جیسے آگ ایندھن کو جس شخص کی طبیعت میں حسد ہو اسکی کوئی بھی دعا مقبول نہیں ہوتی کیونکہ ہمیشہ وہ دشمن کو بغض کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور جو اللہ کے بندوں سے بغض کرتا ہے تو اللہ اسکو اسکی سزا ہی دیتا ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سرسبز و شاداب رکھے اس شخص کو جس نے میری بات کو سنا اور اسے دوسروں تک پہنچایا تین باتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں ایک مسلمان کا دل کینہ نہیں رکھ سکتا۔ اللہ کی خاطر اخلاص سے کام کرنا فرمایا اپنے بھائیوں کو اخلاص سے کام کرتا دیکھو تو اس پر کینہ نہیں پیدا ہونا چاہئے۔ اور یہ حقیقی اسلام ہے۔ ائمۃ المسلمین کی خیر خواہی یعنی جو سچے مسلمان ہیں اور ان کے لیڈر ہیں انکی ہمیشہ خیر خواہی کرو اور انکی جماعت سے چمٹے رہنا۔ کسی قیمت پر بھی نیک لوگوں کی جماعت سے الگ نہ ہونا جیسے مضبوط کڑے پر ہاتھ پڑ جاتا ہے جسکے لئے ٹوٹنا نہیں ہے۔ یہ حقیقی اسلام ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں وہ جو تمام گناہوں کی جڑ ہیں پس ان تینوں سے ہوشیار رہو۔ دیکھو تکبر سے بچو کیونکہ ابلیس کو تکبر نے ہی اس بات پر انگیخت کیا اسنے حضرت آدم علیہ السلام کی فرمانبرداری سے انکار کر دیا اور حرص سے بچو کیونکہ یہ حرص اور لالچ ہی تھا جسنے آدم علیہ السلام کو درخت ممنوعہ کا پھل کھانے پر اکسایا کیونکہ شیطان نے آپکے دماغ میں یہ بات ڈالی کہ یہ اچھا پھل ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے آپکو منع کر دیا ہے۔ پس اسکے نتیجہ میں ایک توجہ اور حرص پیدا ہو گئی۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت آدم کی نیت میں گناہ نہیں تھا دھوکا کھالیا غلطی کر گئے پھر اللہ تعالیٰ نے خود آپکو استغفار کا طریق بھی سمجھایا۔ حسد سے بچو کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک کو حسد نے ہی اس بات پر آمادہ کیا کہ اسنے اپنے ساتھی کو قتل کر دیا۔

فرمایا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دفعہ حسد کا لفظ استعمال فرمایا ہے مگر حسد کے معنوں میں نہیں بلکہ رشک کے معنوں میں ہے اور رشک کے معنوں میں حسد کرنا جائز بلکہ بہت مناسب ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد صرف دو باتوں میں جائز ہے یہاں رشک مراد ہے حسد نہیں ہے۔ ایک یہ کہ کسی شخص کو اللہ نے مال دیا ہو اور پھر وہ حق کے رستے میں خرچ کرے اب ظاہر بات ہے اسمیں حسد تو ہو نہیں سکتا۔ پس حسد سے مراد یہاں رشک تھا اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے حکمت دی ہو اور وہ اسکے ذریعہ فیصلے بھی کرتا ہو اور اسکی تعلیم بھی دیتا ہو۔ اسکے بعد حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بیان فرمائے اور فرمایا میں نے اخلاق کی بہتری کے لئے یہ مضمون چنے ہیں کیونکہ درحقیقت اخلاق سے ہی دنیا کے دل جیتے جا سکتے ہیں جماعت احمدیہ جسنے کثرت سے پھیلنا ہے اسکا فرض ہے کہ اخلاق کے ساتھ دلوں پر حکومت کرے نہ کہ ظاہری حکومت کی تمنا رکھے پس اخلاق فاضلہ ہی کی تعلیم کو اپنانا ہے اور اخلاق فاضلہ ہی کی تعلیم کو رواج دینا ہے تو احمدیوں کو ایک دوسرے کے اخلاق کی نگرانی اس طرح کرنی چاہئے جیسے شیشہ دیکھتا ہے انسان کہ وہ داغ دکھا دیتا ہے ایک شیشہ اپنے داغ تو دکھاتا ہے لیکن دوسرا کوئی بھی شیشے کو اٹھائے اسکو پہلے والے کی شکل کے داغ نہیں دکھائے گا۔ پس المؤمن مرآۃ المومن میں یہی حکمت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ایک مومن شیشے کو دیکھتا ہے وہ اسکے عیوب اس پر ظاہر کرتا ہے مگر اس طریق پر کہ اسپر اسکو غصہ نہیں آتا بلکہ اچھا شیشہ ہو تو اتنا ہی پیار بڑھے گا۔ اگر اسکا شیشہ دوسرے کو اسکے عیوب دکھائے تو لازماً اسپر اسکو غصہ آئے گا اور اسکو توڑ دے گا تو مومن کو اس طرح مومن کے اخلاق درست کرنے چاہئیں کہ پیار اور حکمت سے علیحدگی میں بات کرے اور اس رنگ میں بات کرے کہ اسکو غصہ نہ آئے بلکہ اسکا پیار بڑھے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں جیسے غصہ غضب کینہ جوش ریا تکبر حسد وغیرہ یہ سب بداخلاقیاں ہیں جو انسان کو جہنم تک پہنچا دیتی ہیں اور اسی طرح پر بہت سے برے خُلق ہوتے ہیں جن کا انسان کو علم بھی نہیں ہوتا اسلئے وہ ان پر کبھی غور نہیں کرتا اور نہ فکر کرتا ہے۔ ہمیشہ انسان ان اخلاق پر غور کرتا ہے جو اسکے فائدے کے ہوں جب اسکے فائدے کے خلاف بات ہو رہی ہو تو یہ غور نہیں کرتا کہ میرے دل میں اسکے متعلق کیا خیال پیدا ہوا ہے اس وقت غصے کا اور جوش اور غضب کا خیال پیدا ہوا کرتا ہے اس پر غور ہی نہیں کرتا کہ کسی نے میری برائی کی ہے تو میں نے اس برائی کے نتیجہ میں اپنے دل میں اسکے خلاف کیا جذبہ پایا تھا خود بخود ایک خودرو جذبہ ہے جو پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس طرف انسان خیال نہیں کرتا آپ فرماتے ہیں ایسا ہی ایک حسد ہے انسان کسی کی حالت یا مال و دولت دیکھ کر کڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے اس سے بجز اسکے کہ وہ اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ حضور انور نے خطبہ کے اختتام پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ملفوظات اخلاق فاضلہ کے تعلق سے مزید بیان فرمائے۔

درخواست دُعا

جماعت احمدیہ العین (متحدہ عرب امارات) کی تبلیغی مساعی میں برکت ہونے اور جماعت کی ترقی کے لئے جملہ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰۰ روپے)

(ڈاکٹر امتیاز احمد صدر جماعت احمدیہ العین ابوظبی، متحدہ عرب امارات)

درخواست دُعا

پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولیٰ کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مقدمات میں باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دُعا ہے

''احمدستان'' کے متعلق ملاؤں کا ڈرامہ

عظمت اللہ قریشی بنگلور

گوبلز پاول جوزف Goebbelspaul Josph کا اصول یہ تھا کہ بڑے سے بڑے جھوٹ کو مختلف انداز میں دہراتے رہنا چاہئے تاکہ ذہنوں میں اتر جائے اور سچ نظر آنے لگے۔ مگر احراری اور دیوبندی ملاؤں کے نزدیک کیونکہ احیاء حق کیلئے جھوٹ کو وجوب کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے اسلئے ان کا معیار کذب و افتراء گوبلز سے بھی بہت بلند ہے یہی وجہ ہے کہ یہ ملا اخباروں میں درج شدہ جعلی خبروں اور فرضی حوالوں کو دستاویزی ثبوت کی حیثیت سے پیش فرما رہے ہیں۔

مورخہ ۲۵ جنوری ۲۰۰۱ء کو اخبار روزنامہ سالار بنگلور نے اس سرخی کے ساتھ یہ جھوٹی خبر اڑائی ہے۔ کہ: **آزاد قادیانی ریاست کے قیام کیلئے مرزا طاہر کا لندن سے اعلان:**

نئی دہلی ۲۴ جنوری (یو این آئی) قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد نے ایک آزاد قادیانی ریاست احمدستان کے قیام کے منصوبے کا اعلان کیا ہے۔ روزنامہ نوائے وقت کی ایک خبر کے مطابق یہ نئی ریاست شکر گڑھ سیالکوٹ، ہندوستان کے شہر قادیان اور کشمیر کے ملحقہ علاقوں پر مشتمل ہوگی۔ اس کیلئے مرزا طاہر احمد نے ایک نو رکنی کمیٹی بھی تشکیل دی ہے جس کے سربراہ وہ خود ہونگے اس کمیٹی کو تین سال کا وقت دیا گیا ہے ایک آزاد قادیانی ریاست احمدستان کے قیام کے اعلان پر پاکستان کی مذہبی تنظیموں میں اشتعال پھیل گیا ہے اور ختم نبوت کیلئے کام کرنے والی تنظیموں نے کئی علاقوں میں رد قادیانیت کیلئے باقاعدہ ہوم ورک شروع کر دیا ہے۔

نوائے وقت نے لکھا ہے کہ باخبر ذرائع کے مطابق انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر تنظیموں نے قانون کے اندر رہتے ہوئے مذکورہ علاقوں میں اپنی سرگرمیاں تیز کرنے کے پروگرام ترتیب دیے ہیں اور وہاں اپنے مبلغین کو بھیجنے کی خصوصی تربیت دی ہے سرکردہ مذہبی رہنماؤں نے بھی خود ان علاقوں کا دورہ کرنے اور اعلیٰ عہدیداروں سے ملاقات کا پروگرام بنایا ہے یہ لیڈر عنقریب حکومت پاکستان کو قادیانی سرگرمیوں اور مرزا طاہر کے لندن پلان سے آگاہ کریں گے۔ دریں اثناء کئی پاکستانی اخبارات نے احمدستان کی تشکیل کے مرزا طاہر کے منصوبے کا رشتہ برطانیہ سے جوڑا ہے۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ لندن میں مرزا صاحب کا قیام اور وہاں سے پاکستان توڑنے کی سازش کا آغاز کرنے کا واضح مطلب یہ ہے کہ قادیانیت اپنے موجد کی گود میں بیٹھ کر اس کے آشیرواد کے ساتھ اس مذموم پروگرام کا آغاز کر چکی ہے۔ (روزنامہ سالار ۲۵ جنوری ۲۰۰۱)

مورخہ ۱۰ فروری ۲۰۰۱ء کو روزنامہ پاسبان نے اس جھوٹ کو اس سرخی کے ساتھ اڑایا ہے کہ ''پاکستان میں قادیانی اسٹیٹ قائم کرنے کا منصوبہ'' ''قادیانیت کی تبلیغ کیلئے نوجوان لڑکیوں کا استعمال''۔

....علاوہ عیسائیوں کے طرز پر ریڈیو الاحمدیہ بھی شروع کیا جائے گا.... قادیانی جدید مواصلاتی نظام اور ٹی وی چینل سے گمراہ کن نظریات و افکار مسلمانوں میں داخل کر رہے ہیں ''خبریں'' نے لکھا ہے کہ کچھ ذرائع کے مطابق ریٹائرڈ بیوروکریٹس کی سرپرستی میں قادیانی اپنی سرگرمیوں کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق دوسری طرف نوجوان لڑکیوں کو قادیانیت کی تبلیغ کیلئے بڑے شہروں میں پھیلا دیا گیا ہے جو نوجوانوں کو پھنسا کر آہستہ آہستہ قادیانیت کی طرف مائل کر رہی ہیں۔ لڑکیوں کو باقاعدہ تنخواہ دی جاتی ہے اس طرح مجبور اور بے سہارا لوگوں کو خریدا جاتا ہے (پاسبان ۱۰ فروری ۲۰۰۱ء بنگلور)

برطانوی دور حکومت میں دیوبند کی سیاسی پالیسی کیا تھی:-

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی زندگی میں مدرسہ دیوبند انہی کے دینی نظریات اور سیاسی پالیسی پر قائم رہا جس کا ناقابل تردید ثبوت لیفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسٹر پامر کے درج ذیل ریمارکس ہیں جو اس نے ۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یک شنبہ مدرسہ دیوبند کے معائنہ کے بعد درج ریکارڈ کئے۔

''جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے۔ جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد معاون سرکار ہے۔ یہاں کے تعلیم یافتہ لوگ ایسے آزاد نیک چلن حلیم الطبع ہیں کہ ایک دوسرے سے کچھ واسطہ نہیں۔ کوئی فن ضروری ایسا نہیں جو یہاں تعلیم نہ ہوتا ہو۔ صاحب مسلمانوں کیلئے تو اس سے بہتر کوئی تعلیم اور تعلیم گاہ نہیں ہو سکتی اور میں تو یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ غیر مسلمان بھی یہاں تعلیم پاوے تو خالی نفع سے نہیں اسے صاحب سنا کرتے تھے کہ ولایت انگلستان میں اندھوں کا مدرسہ ہے یہاں آنکھوں سے دیکھا کہ دو اندھے تحریر اقلیدس کی شکلیں کف دست پر ایسی ثابت کرتے ہیں کہ بالا و شاہد۔

(مولانا محمد احسن نانوتوی صفحہ ۲۱۷ مولفہ محمد ایوب صاحب قادری ایم اے ناشر مکتبہ عثمانیہ کراچی ۱۹۶۶ء)

''دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلم و بزرگ پیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے''۔ (مکالمۃ الصدرین شبیر احمد عثمانی صفحہ ۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی امید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندر اور سؤر پائیں گے۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰ از دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن مطبوعہ ۱۳۱۴ھ)

حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مجلس میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا۔ کہ ''سؤر ساری دنیا کے جانوروں میں بعض قسم کی بے حیائیوں میں ممتاز ہے اور وہ بے حیائیاں یہود علماء میں آچکی تھیں۔ اور اس وقت ان کا نام سؤر رکھنا قرآن کی رو سے ایک امر واقعہ کا اظہار تھا بتانے کیلئے کہ تمہارے دینی رہنماؤں کا تو یہ حال ہے اور تم مقابلے کرتے ہو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اگلی بات یہ ہے کہ سؤر اجاڑتا بہت ہے جس کھیت میں جائے وہاں ہل چلا دیتا ہے کھاتا اتنا نہیں جتنا اجاڑتا ہے۔ میرے بھی ربوہ کے پاس کھیت ہیں میں نے ایک دفعہ گندم کاشت کی دوسرے دن جا کر دیکھا تو ہل چلا ہوا تھا۔ میں نے اپنے ملازم سے پوچھا کہ یہ کیا تماشہ ہے یہ تم نے کل کاشت کی ہے آج ہل چلا دیا ہے۔ اس نے کہا نہیں یہ (سؤر کو بارلا کہتے ہیں نام بھی نہیں لیتے) بارلا آیا تھا نے ہل چلایا ہے۔ اس کا ہل جو ہوتا ہے نہ۔ چند دانے کھائے باقی سارا اجاڑ کر چلا گیا کہ کھیت میں چلا جائے۔ مکئی کے کھیت میں چلا جائے اجاڑتا بہت ہے۔ سارا کھیت برباد کر دیتا ہے چند چھلیاں کھائے گا بیچ میں سے لیکن سارا کھیت تباہ کر دیتا ہے علماء کا یہ حال ہو کہ اپنی امت کے باغ کو ہر طرف اجاڑ رہے ہوں جدھر جائیں رگیدتے جائیں تباہیاں مچا رہے ہوں ان کے متعلق قرآن کریم نے یہ لفظ استعمال کیا۔ اور ایک ہی لفظ میں بہت سی صفات ان کی بیان فرما دیں۔ (مجالس عرفان شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی بسلسلہ صد سالہ جشن تشکر)

تو یہ حال ہے آج جماعت احمدیہ کے مخالف ملاؤں کا تو انہیں بڑے بڑے جھوٹ بولنے سے کون روک سکتا ہے۔

کون کس کی گود میں بیٹھا ہے:

دو حوالے ہم نے شروع میں پیش کر دیئے ہیں۔ اب پاکستان کی سابق وزیر اعظم مسز بے نظیر بھٹو کی زبانی سنئے:

''مسز بھٹو نے کہا کہ بنیاد پرستوں کی کامیابی کے دو اسباب ہیں۔ ایک تو سکڑتی دنیا میں پہچان قائم رکھنے کا معاملہ ہے۔ جہاں اعصابی جنگ ختم ہونے کے بعد سب پیغام مغرب سے آتے ہیں۔ جب دوسرے دیشوں کا غلبہ ہے تو اس کے رد عمل میں اپنے کلچر کی حفاظت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے دوسرے کمیونسٹوں کا اثر و رسوخ روکنے کیلئے تاناشاہی سرکاریں قائم ہوئیں سیاسی پارٹیوں پر پابندیاں عائد کی گئیں مسجدوں کو فنڈ دیئے گئے مسجدوں کے ملا طاقتور بن گئے اور انہوں نے نیا سدھانت شروع کیا۔ وہ تھا کہ ملا ہی باقی سب کیلئے موزوں ہے۔

مسز بھٹو نے کہا کہ ایران سے سعودی عرب تک خطہ میں جس حکومت نے مذہب کا کارڈ کھیلا وہ مذہبی طاقت کی یرغمال بن گئی۔ انہوں نے کہا ان کے والد نے اپنے زوال سے پہلے ملاؤں کو خوش کرنے کیلئے شراب نوشی اور جوئے بازی پر پابندی لگادی۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس نے دروازہ کھول دیا اور اس کے بعد جنرل ضیاء آئے اور مسلم ملاؤں کے ساتھ مل کر شرعی قوانین لاگو کر دیئے۔ مسز بھٹو نے کہا کہ خطہ میں اور غالباً ساری دنیا میں اس وقت سب سے بڑی تباہی آئی جب سی آئی اے نے روسیوں سے لڑنے کیلئے افغانستان میں دائیں بازو کے اسلامی گروپوں کو ۳۰ لاکھ ڈالر کے فنڈ دینے کا فیصلہ کیا اور یہ فنڈ بنیاد پرستوں کو ملے۔ (روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۲ اگست ۱۹۹۳ء بدر ۲۳ ستمبر ۱۹۹۳ء)

تمام حوالوں سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے بھی پہلے اور آج تک ملا ہی انگریزوں اور مغربی طاقتوں کی گود میں بیٹھ کر باغ محمدی کو اجاڑتا چلا آرہا ہے۔ اور اپنی اسلام دشمنی کی پردہ پوشی کیلئے اور مسلمانوں کی توجہ کو ہٹانے کیلئے سارے اپنے الزاموں کو جماعت احمدیہ کی طرف پھیر رہا ہے اور اس کا یہ کہنا کہ قادیانیت برطانیہ کی گود میں بیٹھی ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ لندن میں بیٹھ کر پاکستان کو توڑ رہے ہیں گوبلز کے جھوٹ سے بھی بڑا جھوٹ ہے۔ مسلمان اتنے بے وقوف نہیں کہ ملا کی باتیں سچ

مان لیں۔ پاکستان کو توڑنے کیلئے وہ بچے مسلمان جن کو سرکاری مسلمان ہونے کی سند حاصل ہے جو جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد ایک پرچم تلے جمع ہوگئے ہیں۔ جو سرکاری خزانے کو، قومی ملکیتوں کو بل بانٹ کر کھا رہے ہیں۔ گولیاں چلنے کے بعد ایک دوسرے کی میتوں میں برابر کے شریک ہیں۔ کلمہ طیبہ کو مٹا رہے ہیں مسجدوں کو شہید کررہے ہیں مسجدوں میں گولیاں نمازیوں پر چلا کر اسلام کا نام ساری دنیا میں روشن کررہے ہیں وہی پاکستان کو توڑنے کیلئے کافی ہیں۔ مرزا صاحب کو کیا پڑی ہے جو ملا کے خدمت اسلام میں مداخلت کریں۔ پس ملا کافی ہے پاکستان کو توڑنے کیلئے اور جب تک سرزمین پاکستان پر ایک بھی ملا باقی ہے پاکستان کو توڑنے کی خدمت وہ دوسرے کے حوالے کر ہی نہیں سکتا۔

قادیانیت اپنے موجد کی گود میں بیٹھ کر....:

قادیانیت (احمدیت) سوائے خدا تعالیٰ کی گود کے آج تک اور کسی کی گود میں بیٹھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ جماعت احمدیہ پر جھوٹے الزامات لگانے والا خدا تعالیٰ کے قہر سے آج تک بچا ہے نہ آئندہ بچ سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کو قائم کرنے والا بھی خدا تعالیٰ ہے اُسے اپنی گود میں بٹھانے والا بھی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ غیر ملکی طاقتوں کی گود میں بیٹھنے والے تو وہ ملا اور وہ نام نہاد اسلامی ملکوں کے حکمران ہیں جو جماعت احمدیہ اور اُس کے برگزیدہ بانی اور امام وقت پر جھوٹے الزامات لگا رہے ہیں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ ہو یا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دونوں تنظیموں نے سوائے مسلمانوں میں نفرتوں کو پھیلانے کے اور کیا کیا ہے ان کی وجہ سے نوجوان نسل دہشت گردی کے زمرہ میں آگئی۔ ان کی وجہ سے مسلمان ملکوں کے عزت و وقار کو دھچکہ لگا۔ غیر ملکی حکومتیں شک کی نگاہ سے دیکھ رہی ہیں۔ دنیا کہاں سے کہاں ترقی کر گئی سافٹ ویئر ہارڈ ویئر میں ہندوستان کو امریکہ ایک ہوئے مگر ان ملاؤں کی وجہ سے پاکستان کی عزت مٹی میں ملی۔ خانہ جنگی اور مسجدوں میں خون خرابے ہوئے ان تنظیموں کی وجہ سے ماں سے بیٹا چھین لیا گیا بیوی سے خاوند چھین لیا گیا بھائی سے بہن چھین لی گئی۔ کم سن معصوموں کے سر سے شفقت کا ہاتھ اُٹھ گیا۔ آج پاکستان میں سوائے احمدیوں کے اسلام ہے کہاں جس کا ڈھنڈورا ملّا پیٹ رہا ہے۔ سب پیسے اینٹھنے کی باتیں ہیں کوئی صداقت کی رمق باقی نہیں۔ پاکستان میں جو بم دھماکے ہو رہے ہیں جو خون کی ہولیاں کھیلی جارہی ہیں۔ ان سب کے پیچھے ملا ہی تو کھڑا ہے۔ اسی کی سربراہی میں سپاہ محمد اور سپاہ صحابہ برسرپیکار ہیں۔ ملا اسلام کا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، قرآن کا، یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا دشمن ہے۔ کیا مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے لڑ سکتا ہے؟ کیا مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کافر قرار دے سکتا ہے؟ کیا مسلمان اپنے ہی ملک میں بدامنی پھیلا سکتا ہے؟ بوسنیا میں لاکھوں مسلمان قتل ہوئے لاکھوں بے گھر بے سہارا ہوئے لاکھوں مسلمان لڑکیاں ظالم سربوں سے حاملہ ہوئیں۔ چیچن اور کوسووہ میں یہی ہوا کبھی ملاؤں نے اُن ظالموں کے خلاف جہاد کا نعرہ بلند کیا؟ کیا کبھی مظلوموں کے حق میں آواز اُٹھائی؟ بابری مسجد شہید کر دی گئی اور ملاؤں نے دیکھتا رہا اور اُن کی افطار پارٹیوں میں جم کر کھاتا رہا اور ان ہی سے اپنی تنخواہ بڑھانے کی اپیلیں کرتا رہا۔

دوستو ملا کی ساری سرگرمیاں صرف اس جماعت کے خلاف ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو ساری دنیا میں غالب کرنے کا عزم صمیم لے کر کھڑی ہے اس جماعت کے خلاف ملا سازشیں کررہا ہے جس نے یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ ساری دنیا کو پرچم محمدیؐ کے تلے لے آئے گی جس کا جینا مرنا، عیش و آرام، جس کی عزت، جس کا وقار، جس کی اولاد سب خدمت دین محمدیؐ سے وابستہ ہے۔ پس ملا کی ساری سرگرمیاں مسلمانوں کی ہمدرد و خیر خواہ تبلیغ اسلام کرنے والی جماعت احمدیہ کے خلاف ہیں ملا کی ساری سرگرمیاں اس جماعت احمدیہ کے خلاف ہیں جو اپنے سروں پر خاک ڈالے جنگل و بیاباں میں آباد گھروں کے دروازوں کو دستک دے رہی ہے۔ ملا کی ساری سرگرمیاں اس جماعت احمدیہ کے خلاف ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کی آبیاری اپنے خون سے کررہی ہے۔ اے مسلمانو کچھ تو غور کرو کچھ تو خدا کا خوف کرو بلاوجہ خدا تعالیٰ اپنے غضب کو حرکت نہیں دیا کرتا۔ ساری دنیا میں آنے والے زلزلے یہ سیلاب یہ طوفان یہ ارض و سماء میں رونما ہونے والی آفات کہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی توہین و تکذیب کا نتیجہ تو نہیں کچھ تو غور کرو کچھ تو سوچو۔

پھر اخبار نے لکھا ہے کہ عیسائیوں کے طرز پر ریڈیو الاحمدیہ شروع کیا جائے گا... قادیانی جدید مواصلاتی نظام اور ٹی وی چینل سے گمراہ کن نظریات و افکار مسلمانوں میں داخل کررہے ہیں۔ (پاسبان بنگلور ۱۰ فروری ۲۰۰۱ء)

عجیب سوچ ہے ملّا کی۔ قرآن کریم آجائے ٹیلی ویژن پر تو بند ہو جائے ٹیلی ویژن اور ناچ گانے والی آجائے تو دوڑ دوڑ کر کھولیں۔ آنحضرتؐ کی حدیث آجائے ٹیلی ویژن پر تو بند ہو جائے ٹیلی ویژن اور ائمہ کی طرف سے شری نرسمہاراؤ کی دستار بندی ہو تو دوڑ دوڑ کر کھولیں اس کو تبلیغ اسلام یا سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آجائے ٹیلی ویژن پر تو بند ہو جائے ٹیلی ویژن اور مائیکل جیکسن کا ڈانس ہو تو دوڑ دوڑ کر کھولیں اس کو۔ پس پتھر پڑے اے ملا تیری اُلٹی کھوپڑی پر۔

بھائیو! مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر ۲۴ گھنٹے درس قرآن مجید درس حدیث رسول صلعم سیرت خاتم النبیین صلعم تبلیغ اسلام، اسلام اور سائنس کی باتوں کے علاوہ دنیا کی سات زبانوں میں مختلف خالص اسلامی پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ اس سے اگر ملا کو تکلیف ہوتی ہو تو ہوا کرے اگر ان پروگراموں کا دکھایا یا سنایا جانا کفر ہے تو ہمیں یہ کفر قبول ہے۔ اس کو بند کرنا مقبول نہیں۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ کرنے کو کوئی کفر کہتا ہے تو اے مسلمانو! سمجھو کہ وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔ اور بند کرنے کی بات کو آج سوائے ملّا کے اور کوئی نہیں کہتا۔ کیونکہ یہ اُس کی روزی روٹی کا مسئلہ ہے۔ لکھا ہے بڑے بڑے شہروں میں لڑکیاں بھی قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف ہوگئی ہیں: رپورٹ کے مطابق دوسری طرف نوجوان لڑکیوں کو قادیانیت کی تبلیغ کیلئے بڑے شہروں میں پھیلا دیا گیا ہے جو نوجوانوں کو پھنسا کر آہستہ آہستہ قادیانیت کی طرف مائل کررہی ہیں۔ لڑکیوں کو باقاعدہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ اس طرح مجبور اور بے سہارا لوگوں کو خریدا جاتا ہے۔ (پاسبان ۱۰ فروری ۲۰۰۱ء)

دین اسلام کی تبلیغ کرنا مرد و عورت دونوں کا حق ہے۔ ابتدائے اسلام میں مسلم خواتین دین اسلام کی تبلیغ کیا کرتی تھیں جہاد میں حصہ لیا کرتی تھیں زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ دوران جنگ پیاسوں کو پانی دیا کرتی تھیں۔

اگر آج ہماری ان ماؤں کے اُسوہ کو زندہ کر کے احمدی لڑکیاں اپنا رہی ہیں تو اس میں بُرائی کیا ہے ملا کو جلن کیوں ہو رہی ہے کیوں وہ نیچے اوپر آگ لگائے چیخ و پکار کر رہا ہے۔ مثلاً کسی کو بدی سے توبہ کرا کے نیکی کی طرف لے آنا بُری بات ہے؟ پاکستان میں جہاں عورتوں سے متعلق ہزاروں قسم کی اخلاقی بیماریاں پیدا ہوگئیں ہیں وہاں نیکی کی طرف دعوت دینا کیا بُری بات ہے۔ مثلاً اخبار پاسبان کی اس رپورٹ کو ملاحظہ کیجئے۔

''۲۰ ہزار افغان لڑکیاں تاریک مستقبل کا سامنا کررہی ہیں''

''اسلام آباد ۱۰ مارچ (یو این آئی) پاکستان کے شمال مغربی صوبہ سرحد میں پچاس ہزار افغان بچوں میں تقریباً چالیس فیصد نو عمر لڑکیوں کیلئے ان مقامی قحبہ خانوں کے علاوہ سارے دروازے بند نظر آتے ہیں۔ جہاں انہیں ''غلمائے جام'' کا نام دیا جاتا ہے۔ صوبہ سرحد کے قبائلی علاقوں میں مقامی لوگ افغانستان کی جسم فروش لڑکیوں کو ''غلمائے جام'' کہتے ہیں۔ کراچی کے روزنامہ ڈان کے ایک سروے سے پتہ چلتا ہے کہ اس پہاڑی علاقے میں جسم فروشی کرنے والیوں میں ۳۰ فیصد تعداد افغانستان کی جسم فروش لڑکیوں کی ہے۔

ان بچوں میں زیادہ تر بچے بے نکاحی کی حالت میں سرزمین پاکستان میں پیدا ہوئے جہاں ان کے والدین نے اس وقت پناہ لی تھی جیسا ۱۹۷۹ء کے دسمبر میں افغانستان میں سابق سوویت یونین دراندازہوا تھا۔ اس صوبہ میں تب سے پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد ساڑھے چار لاکھ بتائی جاتی ہیں۔ جن میں چالیس فی صدی لڑکیاں ہیں جن کی زندگیاں قحبہ خانوں کی نذر ہوتی نظر آرہی ہیں۔

انسانی حقوق کے کاز کیلئے کرنے والے ایک کارکن نے ڈان کو بتایا کہ قبائلی علاقوں میں انسانی حقوق کی صورتحال خصوصی توجہ کی مستحق ہے اس نے بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور قحبہ خانوں یا پولیس حراست میں عورتوں اور بچوں کے جنسی استحصال کا ذکر کیا۔

قبائلی علاقوں کے کیمپوں میں رہنے والے افغانوں کو ہراساں اور پریشان کئے جانے کی خبر ملی ہے۔ ڈان کے مطابق انہیں جرائم سے متعلق ان بے رحم قوانین کا نشانہ بنایا جارہا ہے جن کا غیر ملکیوں پر اطلاق نہیں ہوتا۔ (روزنامہ پاسبان بنگلور مورخہ ۹۶-۳-۱۱)

مُلّا ان سارے جرائم کو نظر انداز کر کے احمدی لڑکیوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ کیونکہ ملا کے اسلام میں مندرجہ بالا مذکورہ رپورٹ جائز ہے اور احمدی لڑکیوں کا تبلیغ اسلام کرنا ملا کی نظر میں کفر اور حرام ہے۔ اور یہی وہ اسلام ہے جس کا نفاذ ملا ساری دنیا میں چاہتا ہے اِسی اسلام کے تحفظ میں ملا سرگرم ہے۔

ایک دوسری رپورٹ ملاحظہ کیجئے اور ماتم کیجئے ملا کے اسلام پر۔

''پاکستان میں نابالغ لڑکیوں کی آبرو ریزی عروج پر'' ہر تین گھنٹے میں ایک عورت کی عصمت لٹ جاتی ہے''۔

پاکستان میں ہر تین گھنٹے میں ایک عورت کی آبرو لوٹی جاتی ہے اور ایسی ہر دوسری عورت نابالغ لڑکی ہوتی ہے پاکستان میں اس طرح کے واقعات مسلسل بڑھ رہے ہیں اور ان میں سماج کے صاحب اثر لوگ ہی زیادہ شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں عورتوں پر زیادتیوں کا سلسلہ بھی مائل بہ عروج ہے۔ طلاق کے معاملہ میں پاکستان اس علاقہ کے ملکوں میں سب سے آگے ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پچھلے سال ۱۹۹۴ء میں پاکستان میں طلاق کے ایک لاکھ معاملات سامنے آئے۔

یہ دعویٰ پاکستان میں انسانی حقوق کا

جائزہ لیتے ہوئے ایک تجزیہ کار فیضان مصطفےٰ نے کیا ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ انسانی حقوق کے معاملہ میں پاکستان کا ریکارڈ اتنا خراب ہے کہ اسے ہندوستان کے خلاف آواز اُٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے۔

حال ہی میں ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بھی پاکستان کے بارے میں ایک رپورٹ ''پاکستانی مظالم، حراست میں موتیں'' کے عنوان سے شائع کی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں پولیس اور نیم فوجی دستوں کی حراست میں اذیتیں دیئے جانے کا سلسلہ وسیع پیمانے پر جاری ہے۔

پاکستان کی پولیس نے گرفتار کئے گئے لوگوں کو اذیتیں دینے اور ان سے ''جرم'' کا اقبال کرا لینے کا ایک انوکھا طریق ایجاد کیا ہے جسے چیرا کہا گیا ہے اس طریق کے تحت ملزم کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اس کی ٹانگوں کو مخالف سمت میں کھینچا جاتا ہے۔

ایمنسٹی کی رپورٹ میں اس اذیت سے گزرنے والے ایک شخص کی داستان بیان کی گئی ہے۔ پاکستان میں بالغ مردوں اور عورتوں کے علاوہ بچوں کو بھی بڑے پیمانے پر ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ پاکستان میں بچہ مزدوروں کی تعداد بھی دوسرے ممالک سے زیادہ ہے ایک غیر سرکاری اندازے کے مطابق پاکستان کی کل افرادی قوت میں بچے مزدوروں کا تناسب تقریباً ۴۰۰ فیصد ہے صرف قالین سازی کی صنعت میں لگ بھگ دس لاکھ بچے کام کرتے ہیں۔

پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ بھید بھاؤ بھی ایک عام بات ہے جس کا ہندو عیسائی اور احمدیہ فرقے کے لوگ سب سے زیادہ شکار ہوتے ہیں اس کے علاوہ مہاجروں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے پاکستان کے حکمران انہیں وطن پرست نہیں سمجھتے ہیں اور ان کے ساتھ دوسرے درجے کے شہری جیسا برتاؤ کیا جا رہا ہے''۔ (پاسبان ۹۶-۴-۷):

ایک اور رپورٹ بھی ملاحظہ کیجئے:

انہوں نے (مسز بھٹو) عورتوں کی بُردہ فروشی کی رپورٹوں کی بھی تصدیق کی اور کہا کہ بنگال سے لڑکیاں لائی جاتی ہیں اور پاکستان میں غلاموں کے طور پر فروخت کر دی جاتی ہیں۔

مسز بھٹو نے میگزین کو بتایا کہ جب بنیاد پرست کچھ چیز چاہتے ہیں تو وہ قرآن کی اپنے مقصد کے مطابق تشریح کر لیتے ہیں چاہے معاملہ سؤر کے ممنوعہ گوشت کھانے کا ہو۔ ملاؤں نے یہ ساری ریا کاری کی ہے''۔ (روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۲ر اگست ۱۹۹۳ء)

یہ ہے وہ ملا کا اسلام جس کے نفاذ میں وہ سرگرم ہے۔ ہمارے ملک بھارت میں تحفظ ختم نبوت کے ملا جو اصل میں احراری دیوبندی ہیں وہ کس قسم کی خدمت اسلام میں مصروف و سرگرم ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

دیوبندی مولویوں کا ہریانہ سے لڑکیاں اُٹھانے کا دھندہ

''لاڈو (ہریانہ) دینک جاگرن نئی دہلی کی ایک خبر کے مطابق گنگوہ تھانہ کے گاؤں ناجروان کے مولوی محمد یونس کے خلاف دفعہ ۳۶۳-۳۶۶-۳۷۶ کے تحت کیس درج کیا گیا ہے اس مولوی نے ایک نابالغ لڑکی کو اغواء کر لیا تھا جس پر لڑکی کے باپ ... نے پولیس میں شکایت کی۔

۲۲ جون کو پولیس نے مولوی کے گھر چھاپہ مار کر برآمد کر لیا پولیس کے مطابق تب مولوی فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن ۲۹ جون کو اسے پکڑ کر عدالت میں پیش کیا گیا۔ ضمانت نہ ہونے پر مولوی کو جیل بھیج دیا گیا ہے۔

ان دنوں ہریانہ میں دیوبندی مولویوں کی طرف سے لڑکیاں اُٹھانے کا دھندہ زوروں پر جاری ہے اسماعیل آباد ہریانہ کے جناب میر حسن صاحب کے مطابق اسماعیل آباد سے مسمّی رمضان کی لڑکی کنگو وال محلہ سے اغوا کی گئی۔ اسی طرح متاپور نزد یہوا سے ایک مستری کی لڑکی اُٹھالی گئی اور حد یہ ہے کہ مولوی کا باپ لڑکی کی ماں کو بھگا کر لے گیا۔

اسی طرح نندی بھوجی ضلع کرنال سے چار لڑکیاں نکالنے کی کوشش کی گئی جبکہ دو لڑکیوں نے بھاگ کر اپنی عزت بچائی اور دو کو لے کر فرار ہو گئے۔

ٹھیکہ میراں جی کے مزار پر یوپی سے ایک مولوی آیا اور ایک شخص کی بیوی کو بچوں سمیت نکال کر لے گیا۔ اسی طرح لکھلے گرام ضلع کروکشیتر سے مسمّی جھھر کی بہو کو بھگا کر لے جانے کا معاملہ بھی منظر عام پر آیا ہے۔ (دینک جاگرن نئی دہلی ۲۱ جولائی ۱۹۹۷ء)

اسی طرح روزنامہ پاسبان مورخہ ۹۹-۲-۳ کالم شگوفہ میں جناب شکیل جاوید صاحب لکھتے ہیں۔

''کیا یہ دور قوم لوط کی سرپرستی کا دور ہے''۔

''اب تک ہمارے شہر میں سینکڑوں ایسے واقعات ہو چکے ہیں جس میں غیر فطری جنسی عمل کرنے والے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔ کم سن اور نیم بالغوں کے ساتھ ایسا گھناؤنا اور غیر انسانی فعل کرنے والوں کو ان کے اس اخلاق سوز جرائم پر کیا سزا دی گئی ....

.. ہمارا شہر یلکنڈہ یا لم نہیں ہے کہ جس کا مجموعی رقبہ ایک دو محلوں پر واقع ہو۔ چاروں طرف سے بیسیوں میلوں تک پھیلے ہوئے اس شہر میں ایک خاص وصف یہ ہے کہ اس علاقے کی واجب الاحترام عمارت میں یا کسی تعلیم گاہ میں سرزد ہونے والے کسی بھی جنسی جرم کا پتہ دوسرے علاقے والوں کو نہیں ہوتا جب ایک جگہ بد فعلی کرتا ہوا کوئی سگ زادہ پکڑا جاتا ہے اور لات پتھروں سے مار کر بھگا دیا جاتا ہے تو وہ چیختا بلبلاتا دوسرے علاقے میں آکر پناہ لے لیتا ہے وہاں کے لوگ اس کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر اسے سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ اونچا عہدہ دیتے ہیں۔ یہ سگ زادے ان کی مہربانیوں اور حسنِ سلوک کا صلہ یہ دیتے ہیں کہ اس محلہ کے تمام گھروں کو اپنی جنسی بارگاہ سمجھتے ہیں اور جہاں جہاں مواقع ملتے اپنی جناشی بھوک مٹاتے اپنی گندی زبان و وجود کا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔ ان آستین کے دشمنوں کو کسی قسم کی بھی کڑی سے کڑی سزا دینے کا ہمارے پاس کوئی سسٹم نہیں ہے بلکہ ان مجرمین کی حمایت کرنے والا انہی کی طرح لواطت پسند حلقہ موجود ہے جو کسی بھی رنگے ہاتھ پکڑے جانے والی واردات کے موقع پر پہنچ کر اس طرح صلح صفائی کرتا ہے کہ خدا اور رسول کے ساتھ پوری ملت کا یہ مجرم باعزت بری ہو کر دوسرے مقام پر اس سے اعلیٰ عہدہ حاصل کر لیتا ہے۔

.... محلے کے ایک تعلیم گاہ میں رمضان کے آخری عشرے میں ایک بے سرٹیفکیٹ پرنسپل کو بد فعلی کرتے ہوئے اس تعلیم گاہ کے ایک منتظم نے پکڑ لیا معاملہ چونکہ رمضان میں پیش آیا تھا اپنی ہی بدنامی اور شرمندگی کے پیش نظر ان لوگوں نے خموشی اختیار کر لی۔ اس کے بعد جب منتظموں نے مزید تفتیش کے گھوڑے دوڑائے تو چند اور جنسی تعلقات کے معاملہ بھی طشت ازبام ہو گئے۔ اتنی کارروائی ہونے تک یہ معاملے صیغہ راز میں نہیں رہا بات آہستہ آہستہ پھیلنے لگی چند ایک کو یقین تھا کہ اب اس پرنسپل کی ہڈی پسلی ایک کر دی جائے گی کہ یہ کئی ایک جنسی معاملات کا مجرم تھا۔ پتہ نہیں بے داغ کردار کے پس منظر میں کن کن برتنوں میں سوراخ کئے تھے۔

چھٹیوں کے بعد جب تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا تو محلے والوں نے دیکھا کہ وہی ذات شریف بدستور طالبات و طلباء کو پڑھانے پر مامور ہے اور اب تک بھی ہے جس کے ساتھ اس نے بد فعلی کی وہ بھی بدستور اس کا آشنا بن کر ہے۔ غرض کچھ ایسا ماحول ہے جیسا کچھ ہوا ہی نہیں۔

... جو آدمی لواطت میں پکڑا جاتا ہے۔ اس کے پیچھے بھی ہم نماز پڑھتے ہیں جو آدمی زنا میں پکڑا جاتا ہے اس کے پیچھے بھی ہم نماز پڑھتے ہیں۔ ہم میں اکثر گھروں میں قرآن مجید بھی ایسے ہی آدمیوں سے سیکھا جاتا ہے جو عادی عیاش ہوتے ہیں لواطت باز ہوتے ہیں۔

کیا اس طرح یہ دور قوم لوط کی سرپرستی کا دور ہے؟ (روزنامہ پاسبان بنگلور ۹۹-۲-۳)

جناب شکیل جاوید صاحب کو ہمارا یہ مشورہ ہے کہ اگر آپ اس دَور کو قوم لوط کی سرپرستی کا دَور سمجھتے ہیں تو فکر و پریشانی کس بات کی۔ آپ آیئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و امام مہدی معہود علیہ السلام کی کشتی نوح جماعت احمدیہ میں داخل ہو جایئے نیک فطرت انسانوں کو بچانے کیلئے خدا تعالیٰ نے اس کشتی کو بنایا ہے۔ اگر آپ اس دَور کے اخلاق سوز جرائم و گناہوں سے بچنا چاہتے ہیں اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کے نتیجہ میں رونما ہونے والے سیلابوں طوفانوں زلزلوں سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ اس کشتی نوح میں سوار ہو جائیں اور کوئی صورت یا تدبیر اس کے سوا دنیا میں نہیں ہے۔

بہر حال ملا کی ساری سرگرمیاں یہی ہیں جو ہم نے اوپر اخباری حوالوں کو پیش کر کے بتایا ہے۔ اس کے جھوٹ کی کوئی سرحد نہیں ہے وہ اپنے جھوٹ سے دوسرے فرقوں کو بدنام کر کے خود فائدہ اٹھاتا ہے چاہے قوم کو کتنا ہی عظیم نقصان ہو جائے اُسے اس کی پرواہ نہیں۔

اس نے ایک عظیم نقصان پاکستان کو یہ پہنچایا کہ سن ۱۹۷۴ء میں اپنے تمام مکر و فریب کو حرکت دیکر بعض ناعاقبت اندیش ابن الوقت قسم کے سیاستدانوں کو یرغمال بنا کر مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کو قومی اسمبلی سے غیر مسلم کا فراقلیت قرار دلانے میں کامیاب ہوا۔ پھر اس بدبخت ملا نے ۱۹۸۴ء میں ایک ظالم فوجی حکمران کو اپنے ساتھ لیکر اتنا ظلم و ستم کا بازار گرم کیا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کو پاکستان سے ہجرت کرنی پڑی۔ اس دن سے آج تک پاکستان کو نہ ترقی ملی نہ استحکام نصیب ہوا۔ اس دن سے آج تک پاکستان کا ہر قدم تباہی و بربادی نحوستوں اور ذلتوں کی اندھیری غاروں کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور ایسا لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کا ہاتھ پاکستان کے سر پر سے اُٹھ گیا ہو۔ خدا کے برگزیدہ امام جب مظلوم بن کر اپنی قوم سے ہجرت کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کا غضب اس قوم پر بھڑک اُٹھتا ہے اور خدا کی قسم ملاؤں نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو نکال کر خدا تعالیٰ کے عذاب کو مانگ لیا ہے۔ اے کاش مسلمان ان دروغ گو ملاؤں اور قوم فروش سیاستدانوں کی طرف جانے کے بجائے خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے۔ اور توبہ و استغفار سے معافی طلب کرتے۔

ملاؤں کا احمدستان والا ڈرامہ

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھکو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

باقی صفحہ (5) پر ملاحظہ فرمائیں

ہریانہ میں نومبائعین کی وقفِ عارضی

واقفین عارضی کا جیند مشن میں اعزاز اور جلسہ

الحمد للہ ہریانہ میں وقف عارضی کی سکیم کے تحت یہ دوسرا پروگرام مورخہ 28/2/2001 تا مورخہ 4/3/2001 نہایت ہی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ صوبہ ہریانہ پانچ زونوں میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ ایک زون کے داعیان الی اللہ چند دن وقف کرکے دوسرے زون کے مضافات میں جاکر نومبائعین کی تربیت وغیرہ کا کام کرتے رہے۔ پروگرام کے مطابق جیند زون کے واقفین عارضی کرنال زون میں اور کرنال زون کے بھوانی زون میں اور بھوانی زون کے جیند زون میں اور یمنانگر زون کے حصار میں اور حصار زون کے یمنانگر میں گئے۔ مورخہ 4/3/2001 کو سارے گروپ پانچ زونوں سے احمدیہ مرکز جیند میں اکٹھے ہوئے۔ جہاں اُنکی رہائش اور تواضع کا انتظام کیا گیا تھا۔ تمام گروپ کے واقفین نماز ظہر سے قبل مرکز میں آگئے تھے نماز ظہر، عصر، مغرب، عشاء باجماعت ادا کرنے کے ساتھ ساتھ تربیتی تبلیغی امور پر گفتگو ہوتی رہی اور تمام واقفین کی باقاعدہ کلاس لی گئی۔

بعد نماز عصر تا مغرب مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جسمیں داعیان الی اللہ نے تبلیغ کے دوران پیش آنے والے مختلف سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ یہ مجلس نماز مغرب تک جاری رہی۔ نماز مغرب باجماعت ادا کرنے کے بعد مختصر درس ہوا اس کے بعد سب داعیان الی اللہ نے کھانا کھایا۔

نماز عشاء کے بعد تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جو مکرم صدر صاحب جماعت جیند کی صدارت میں منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید مکرم الیاس صاحب نے کی اسکے بعد مکرم اعجاز احمد صاحب ساگر نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ پھر داعیان الی اللہ جو کہ وقف عارضی پر گئے تھے اُن میں سے درج ذیل افراد نے اپنے اپنے تأثرات بیان کئے۔ مکرم رحیم الدین صاحب پنجلاسہ زین گڑھ انبالہ۔ مکرم ستار خان صاحب، یمنانگر زون مکرم اخلاق صاحب لنڈا۔ انبالہ۔ مکرم حکیم الدین صاحب تھلانہ کرنال۔ مکرم قربان علی صاحب پرڈ پانی پت مکرم دلاور خان صاحب نولتھ پانی پت، مکرم ہیرو دین صاحب جیند ہوشیار سنگھ صاحب باس، مکرم شریف صاحب اوگالن مکرم دین محمد صاحب رانیلہ بھوانی۔ مکرم سرور خان صاحب دادری۔ اس کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم ماسٹر شیر علی صاحب بھٹی نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی غرض وغائت ہریانہ میں جماعت کی کامیابی و ترقی کے بارہ میں بتایا نیز آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اگر ہم نے کامیابی حاصل کرنی ہے تو تربیتی پروگرام کو تیز کرنا ہوگا۔ اور جماعت کے بارہ میں گہرائی سے مطالعہ بھی کرنا ہے۔ آخر میں آپ نے سب بھائیوں کو مبارکباد دی کہ وہ اس طرح سلسلہ کی خاطر اپنا قیمتی وقت خرچ کرکے چند دن کیلئے تربیتی پروگرام کیلئے گئے۔

دوسری تقریر مکرم مولوی شیخ اسحاق صاحب مبلغ دادری نے کی جس میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کی روشنی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور جماعت کی غرض وغائت بیان فرمائی۔ اس کے بعد مکرم بلوان صاحب بھٹی صدر جماعت جیند نے تمام واقفین عارضی کو جو مورخہ 28/2/2001 تا 4/3/2001 تبلیغی و تربیتی پروگرام کے لئے گئے تھے جماعت احمدیہ ہریانہ کی طرف سے تحفہ پیش کیا۔

آخر پر خاکسار نے تمام مہمانان کرام۔ داعیان الی اللہ اور واقفین کا شکریہ ادا کیا اور داعیان الی اللہ کو اُنکی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا کہ جتنے یہاں داعیان الی اللہ موجود ہیں آج عزم کرکے اُٹھیں کہ سب سے پہلے ہم سب اپنے اپنے گھروں میں وہ ساری خوبیاں پیدا کریں گے جن خوبیوں کے بارہ میں ہم باہر جاکر لوگوں کو بتاتے ہیں۔ اگر وہ خوبیاں ہمارے اندر نہیں ہیں تو پھر ہماری بات کا اثر نہیں ہوگا۔ علاوہ نماز باجماعت، جمعہ کی پابندی، چندوں کے نظام کو بڑھانا ہو اور اپنے گھروں میں قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کرنے کے بارہ میں خصوصی توجہ دلائی۔ اس طرح رات گیارہ بجے یہ اجلاس برخاست ہوا۔ تمام داعین الی اللہ نے اس پروگرام کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ اس پروگرام کا بہت اچھا اثر نومبائعین پر پڑا ہے۔ اور ہر جگہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ہر ماہ ایک ہفتہ کا پروگرام اس طرح ہمیشہ رکھا جائے کیونکہ لوکل لوگوں پر مقامی احباب کا اچھا اثر پڑتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ مورخہ 5/3/2001 کو نماز تہجد اور نماز فجر باجماعت ادائیگی کے بعد درس ہوا اور پھر تمام مہمان اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ (طاہر احمد طارق مبلغ سلسلہ جیند و حصار زون ہریانہ)

دُمکا (جھارکھنڈ) میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد

مورخہ 30.1.2001 کو محترم شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار و جھارکھنڈ اور محترم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام اور محترم نگران صاحب بہار و جھارکھنڈ کی آمد پر دمکا شہر (جھارکھنڈ) کے دار التبلیغ میں زیر صدارت محترم امیر صاحب بہار و جھارکھنڈ جلسہ کا آغاز ہوا۔ خاکسار نے تلاوت کی بعدہٗ تربیتی پہلو پر تقریر بھی کی مکرم نگران صاحب بہار نے دعوۃ الی اللہ کے شیریں ثمرات کے موضوع پر تقریر کی مکرم محترم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام نے آسان الفاظ میں اپنی تقریر میں وفات مسیح و صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بتایا۔ آخر پر محترم امیر صاحب بہار و جھارکھنڈ نے صدارتی خطاب فرماتے ہوئے نومبائعین کو قیمتی نصائح سے نوازا اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

اس جلسہ میں دمکا ضلع کے مختلف دیہاتوں سے کثیر تعداد میں نومبائعین اور کچھ غیر احمدی احباب شریک ہوئے تھے الحمد للہ اس بابرکت جلسہ کے طفیل خدا تعالیٰ نے ۶ سعید روحوں کو محترم امیر صاحب کے دست مبارک پر بیعت کرکے داخل احمدیت کیا۔ مکرم مجیب الرحمن صاحب معلم جھارکھنڈ مکرم محبوب حسن صاحب معلم بہار نے اس جلسہ کے انعقاد میں بھرپور تعاون دیا جزاھم اللہ خیراً۔ (فضل حق شوکت مبلغ سلسلہ دمکا جھارکھنڈ)

صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ کرناٹک

صوبائی اجتماع انصار اللہ کرناٹک مورخہ 15 اپریل کو بمقام شموگہ منعقد کیا جانا طے پایا ہے۔ تمام امراء کرام صدر صاحبان و زعماء کرام سے گزارش ہے کہ اس اجتماع کو کامیاب بنانے کیلئے اپنے اپنے حلقہ کے زیادہ سے زیادہ اراکین کو شرکت کی تحریک فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

اعلان بابت کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے قادیان میں ایک کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کا اجراء کیا جارہا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام شروع کئے جارہے اس ادارہ میں بطور انسٹرکٹر خدمت کرنے کے لئے MCA/BCA پاس نوجوانوں کی ضرورت ہے۔

خواہش مند خدام / انصار جو وقف کا جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مع کوائف دفتر خدام الاحمدیہ بھارت میں ۲۰ اپریل تک بھجوا دیں۔ اور اس کے علاوہ کمپیوٹر کے تعلق سے مزید کورسز کئے ہوئے نوجوان بھی اپنے کوائف بھجوا سکتے ہیں۔

مزید معلومات کے لئے دفتر خدام الاحمدیہ بھارت سے رابطہ کریں۔ فون نمبر 70139, 70602, 72232 (مہتمم صنعت وتجارت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

اعلان نکاح

عزیز وہاج امجد ولد ایم کے معین الدین صاحب ساکن حیدرآباد کا نکاح عزیزہ نسرین بنت مکرم خورشید عالم صاحب ساکن بھاگلپور (بہار) کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ -/65000 اور نزہت آفرین صاحبہ بنت مکرم ایم کے معین الدین صاحب ساکن حیدرآباد کا نکاح عزیز تنویر خورشید صاحب ابن مکرم خورشید عالم صاحب ساکن بھاگلپور (بہار) کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ -/45000 روپے پر مورخہ 18/11/2000 کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے پڑھایا ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/500) (مینجر بدر)

درخواست دُعا

محترمہ اختر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبد القیوم صاحب جلال کوچہ حیدرآباد کافی عرصہ سے گھٹنوں میں درد اور معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں چلنا پھرنا بھی مشکل تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ دیسی علاج جاری ہے۔ کامل شفایابی کیلئے دُعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (محمد کریم الدین شاہد قادیان)

☆...مکرم خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان کی اہلیہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ چند دنوں سے علیل ہیں انہیں جالندھر کے کڈنی ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ گردے بہت کم کام کررہے ہیں دل بھی بڑھ گیا ہے۔ مریضہ کی کامل شفایابی و لمبی عمر کیلئے تمام احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

☆...مکرم عبد الحکیم صاحب قریشی آف بنگلورا اپنے ایک زیر تبلیغ دوست کی بچی کے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

☆...مکرم بشیر احمد صاحب آف کوراپی جالندھر بعارضہ فالج بیمار ہیں اب افاقہ ہے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆...عزیز مدثر احمد ظفر (وقف نو) ابن مکرم مولوی مظفر احمد صاحب امروہوی کی آنکھ میں شدید چوٹ آئی ہے امرتسر میں آپریشن ہوا ہے عزیز کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (مینجر بدر)

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)

Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road

Daryaganj New Delhi-110002

(INDIA)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

☎(0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol - 50 Thursday, 5 April 2001 Issue No:14

حاصل مطالعہ

پاکستانی علماء بھی اب شیعہ سُنی ''جہاد'' کو مذہبی دہشت گردی کہنے پر مجبور

باطل کے ایوانوں میں اقرار حق

.....محترم دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت ربوہ.....

ہمارے محبوب و مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۹۱ء پر اپنے معرکہ آرا خطاب میں قرآن و سنت رسول کے زبردست دلائل اور براہین قاطعہ وساطعہ سے دشمنان اسلام کے اعتراض کی دھجیاں بکھیر دیں کہ اسلام آزادی ضمیر کی بجائے جبر و تشدد کا علمبردار ہے حضور نے ثابت کیا کہ اسلام میں ارتداد اور محض گستاخی رسالت کیلئے کوئی سزا نہیں البتہ بین الاقوامی مسلمہ قوانین کی طرح بغاوت پر تعزیر ضرور ہے۔

الحمد للہ پاکستان کے بعض اونچے مذہبی حلقوں کا ایک طبقہ اس نظریہ کی تائید کے لئے اٹھ رہا ہے جن میں بانی جماعت اسلامی کے فرزند جناب فاروق حیدر صاحب سرفہرست ہیں جنہوں نے باطل کے ایوانوں میں نعرہ حق بلند کرتے ہوئے اعلان کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے توہین رسالت کے نام پر پشاور میں برپا ہونے والے ہنگاموں کو ''فساد فی سبیل اللہ'' قرار دیتے ہوئے اپنے تازہ بیان میں فرمایا ہے کہ:

''پشاور میں مذہبی جماعتوں اوران کی طلبہ تنظیموں کی توڑ پھوڑ، گھیراؤ کا مقصد تحفظ ناموس رسالت نہیں بلکہ خدا اور رسول کے نام پر فساد پھیلانا اور اپنے سیاسی حریفوں سے انتقام لینا ہے...اللہ نے قرآن میں توہین رسالت یا توہین مذہب کی کوئی سزا بیان کی اور نہ اللہ کے رسول نے اپنی زندگی میں کسی کو ان جرائم کی سزا دی۔ آپ نے حضرت عمر کے اصرار کے باوجود توہین رسالت کے سب سے بڑے مجرم عبداللہ بن ابی کو کوئی سزا نہ دی۔ اللہ کے رسول نے فرمایا ''اگر میں نے اس کے قتل کا حکم دیا تو لوگ کہیں گے محمد اپنے ساتھیوں کو قتل کرواتے ہیں۔''

''اسلام اور پیغمبر اسلام کی جو بدنامی گستاخ رسالت کو سزا دینے کے نتیجے میں عہد رسالت میں ممکن تھی وہی بدنامی اور رسوائی مذہبی دہشت گردوں کی متشددانہ کارروائیوں کے نتیجے میں آج اسلام اور امت مسلمہ کے حصے میں آرہی ہے۔ (روزنامہ دن ۳رفروری ۲۰۰۱ء صفحہ: ۶،۵)

اس نعرۂ حق نے نام نہاد ''پاسبان ختم نبوت'' کے ایوانوں میں زلزلہ بپا کردیا ہے چنانچہ اس تنظیم کے ایک ترجمان اپنے نام پر نقاب ڈالتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی گستاخ رسول ابی بن سلول کی رواداری کا جواب دینے کی بجائے ''علمائے کرام'' کے خودساختہ ''اجماع'' میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئے ہیں اور اپنے ''قادر مطلق آمر'' کے ایجنٹ کا روپ دھار کر بدزبانی پر اتر آئے ہیں اور وعظ فرمارہے ہیں کہ ''حیدر فاروق مودودی اسلام دشمنوں کے ہاتھوں میں نہ کھیلیں اور نہ ہی اپنی عاقبت خراب کریں'' (ایضاً روزنامہ ''دن'' صفحہ ۶،۵)

پردہ اٹھنے کو ہے گمنام ڈرامے کا ابھی
سامنے آپ کا کردار بھی آجائے گا

راجستھان کے گاؤں کی پتھر مار ہولی - ۸ ہلاک

بہار شریف۔ ۱۱رمارچ (یو.این.آئی) بہار میں ضلع نالندہ کے مان پور تھانہ کے سمتھو گاؤں میں کل ہولی کے موقع پر دو گروپوں کے درمیان جھڑپ ہوگئی جس میں آٹھ افراد ہلاک اور چھ دیگر زخمی ہوگئے۔ پولیس ذرائع نے آج یہاں بتایا کہ کل شام ہولی گانے کے معاملے میں دو گروپوں میں جھگڑا ہوگیا۔

نالندہ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ گپتیشور پانڈے دیگر پولیس افسروں کے ساتھ جائے واردات پر خیمہ زن ہیں۔

دریں اثناء راجستھان میں آدیواسیوں کے غلبے والے اس ضلع کے بھیلوڈا گاؤں میں کل رنگ گلال کی جگہ انوکھی پتھر مار ہولی کھیلی گئی جس میں ۱۸رافراد زخمی ہوگئے ان میں سے آٹھ کی حالت تشویشناک ہے۔ ضلع ڈونگر پور کے صدر دفتر سے ۵۵رکلومیٹر دور ساگواڑہ تحصیل کے بھیلوڈا گاؤں میں برسوں سے پتھر مار ہولی کی روایت چلی آرہی ہے وہاں کی سماجی روایت کے مطابق ہر سال دھولنڈی پر پتھروں کی ہولی لازم ہے اور اس دن بھیلوڈا کی زمین پر خون کے قطرے گرنا اچھا شگون مانا جاتا ہے۔ ایسا نہ ہونے پر گاؤں میں آفت آنے کا اندیشہ رہتا ہے۔

بھیلوڈا گاؤں میں کل شام روایتی پتھر مار ہولی کا جرات مندانہ نظارہ دیکھنے کے لئے سینکڑوں لوگ جمع ہوئے۔ سیول انتظامیہ اور پولیس افسران کو بھی وہاں تعینات کیا گیا تھا۔ (انقلاب ممبئی 12/3/2001)

دہلی کی مسجد قوت الاسلام میں سنگھ پریوار کی شرانگیزی

وی ایچ پی لیڈر سمیت متعدد رضا کار گرفتار

نئی دہلی، ۱۳رمارچ پولیس نے سنگھ پریوار کی پشت پناہی پر چلنے والی تنظیم مکتی یگیہ سمیتی کے متعدد رضا کاروں کو اس وقت گرفتار کرلیا جب وہ تاریخی قوت الاسلام مسجد کے احاطے میں بھگوان گنیش کی مورتی کی پوجا کے لئے یگیہ کرنے جمع ہوئے تھے۔

اطلاع کے مطابق دہلی سنت مہامنڈل صدر سوامی پراگ پانند کی قیادت میں انتہا پسند تنظیم کے رضا کار جنوبی دہلی میں واقع قطب مینار کے نزدیک تاریخی مسجد کے احاطے میں جمع ہوئے تھے۔ ڈپٹی پولس کمشنر پی کامراج نے بتایا کہ ''صورت حال بالکل قابو میں ہے اور ہم لوگ وہاں کسی کو یگیہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔'' سوامی کے ترجمان اجے دیوگن نے بتایا کہ گرفتار ہونے والوں میں وشوہندو پریشد کی دہلی شاخ کے صدر اوم پرکاش نگھل اور اندر پرستھا سنتان دھرم پریشد کے چیف مہنت سریندر ناتھ اور ادھوت بھی شامل ہیں۔

سوامی پراگ پانند نے کہا کہ ''ہم لوگ مسجد پر قبضہ کرنے کا مطالبہ نہیں کر رہے ہیں جو ۲۷رہندو اور جین مندروں کو مسمار کرنے کے بعد تعمیر کی گئی تھی۔ بلکہ ہم لوگ صرف پوجا کرنے کے حق کا بالکل اسی طرح مطالبہ کر رہے ہیں جس طرح مسلمان مسجد میں نماز پڑھنے کا حق مانگتے ہیں۔'' مہنت ادھوت نے کہا کہ ''جب تک ہم لوگوں کو پوجا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔''

واضح رہے کہ سنگھ پریوار نے اپنی تحریک اس وقت سے شروع کی ہے جب محکمہ آثار قدیمہ نے انہیں پوجا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ محکمہ نے اس بات سے بھی انکار کیا کہ مسلمانوں کو وہاں نماز کی اجازت دی گئی ہے۔ پولیس نے مسجد اور اس کے اطراف پہرہ سخت کردیا ہے۔ (انقلاب ممبئی 14/3/01)

زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں قادیانیت کا فتنہ

☆ایک بڑے ریلیف کیمپ کا قیام☆لنگر کا اجراء☆میڈیکل وین پر احمدیہ کا بینر

بھج - زلزلہ سے متاثرہ گجرات کے ضلع بھج سے جناب اعجاز طاہر کی روانہ کردہ ایک رپورٹ کے مطابق زلزلہ زدہ علاقوں میں جہاں متعدد ملکی وغیر ملکی دینی، سیاسی اور سماجی تنظیمیں امدادی کام میں مصروف ہیں وہیں اسلام دشمن، شاتم رسول اور خارج از اسلام قادیانی جماعت بھی سرگرم عمل ہے، یہ غیر مسلم جماعت بھج سے ۷۰ کلومیٹر دور ہند-پاک سرحد پر، قعِ کھاوڑا علاقہ میں ریلیف اور امداد کے نام پر بھولے بھالے مسلمانوں کا ایمان چھیننے کی کوشش کررہی ہے، جماعت احمدیہ یہاں نہایت خاموشی سے اپنے خاص مقصد کے تحت کام کررہی تھی، اس کی اس سازش کا پتہ اس وقت چلا جب ایس آئی ایم کے رضا کار کھاوڑا پہنچے اور انہوں نے وہاں سے موجود ایک میڈیکل وین پر احمدیہ کا بینر دیکھا، معلوم کرنے سے پتہ چلا کہ قادیان سے آئے ہوئے لوگوں نے یہاں ایک بڑا ریلیف کیمپ قائم کیا ہے۔ جہاں اندازاً تین چار سو لوگوں کا کھانا تیار ہوتا ہے، لندن سے بڑے پیمانے پر امداد لائی جارہی ہے۔ انہوں نے کھاوڑا تعلقہ کے ۳۵ گاؤں میں پندرہ ہزار قرآن مجید بھی تقسیم کئے ہیں۔

رپورٹ کے مطابق فتنہ کو بھانپتے ہوئے ایس آئی ایم نے فوراً ہی مقامی ذی شعور افراد سے رابطہ قائم کیا اور انہیں اس فتنہ سے آگاہ کیا، بعدازاں کچھ ضلع کے سرکردہ افراد کی ایک نشست ہوئی جس میں مفتی کچھ بھی شریک ہوئے، اس میں اس فتنہ کے اثرات کو مزید پھیلنے سے روکنے پر غور کیا گیا اور قادیانی ''فتنہ'' کے خلاف فتویٰ جاری کرایا گیا، نیز اس کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل گجرات کے بعض اہم اخبارات میں شائع کرائی گئی، ۱۶رفروری کو نماز جمعہ میں قرب وجوار کے تقریباً ۲۰ ہزار مسلمانوں کو جمع کیا گیا نماز جمعہ سے پہلے ایس آئی ایم کے ساجد خان، جمعیت اہل حدیث کے مولانا شعیب جونا گڈھی اور مقامی مولانا سلمان نے اپنے خطاب کے ذریعہ قادیانیت کی حقیقت پر روشنی ڈالی اور عوام سے بائیکاٹ کی اپیل کی، مسلمانوں نے پورے جوش وخروش کے ساتھ اس اپیل پر بھرپور لبیک کہا اور قریب تھا کہ کھاوڑا سے قادیانیوں کی ہوا اکھڑ جاتی مگر انتظامیہ اور پولیس کی مدد سے وہ اپنے کو بچانے میں کامیاب ہوگئی۔

(دعوت نئی دہلی ۲۵رفروری ۲۰۰۱ء، مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®

Our Founder
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street. Calcutta-700 072

Ph: SHOWROOM : 237-2185.236-9893 WAREHOUSE : 343-4006. 343-4137 RESI : 236-2096. 236-4696. 237-8749 FAX : 91-33-236-9893